ISLM
BP166.14
D4
K43
1930z

McGill University Libraries
3 102 307 046 Y

ISLAMIC STUDIES LIBRARY

ʿAqāʾid-i ʿUlamā-i Dēōband...

Aḥmad, Khalīl

قُل جَاءَ الحَقُّ وَزَهَقَ البَاطِلُ اِنَّ البَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

الحمدللہ والمنتہ کہ احمد رضاخاں صاحب بریلوی کے رسالہ حسام الحرمین کے ابطال اور اسکے الزامات و افتراءات کا راز فشت از بام کرنیکے

لئے رسالہ المہند کا اردو حصہ

مسمٰی

بہ عقائد علمائے دیوبند

اور

علمائے حرمین کا فتویٰ

مرتبہ رئیس المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہٗ

باہتمام مولانا سید ظہور الحق صاحب مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

خواجہ برقی پریس دہلی میں طبع ہوا

نوٹ درسی اور غیر درسی کتابیں مولوی ظہور الحق مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور سے بکفایت مل سکتی ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

دنیا دیکھتی چلی آئی اور دیکھتی رہیگی اسلام ہی کی تیرہ ۱۳ صدیاں نہیں بلکہ سابقین کے حالات بھی اسیر شاہد ہیں کہ جب کبھی فرعونی قوتوں نے طاغوتی طاقتوں نے حق اور حقانیت کے مخالفت کیلئے جال پھیلائے نیکی اور دین کی مٹانیکے واسطے اپنی مکائد اور دسیسہ کاریوں کی گھاٹیاں بنائیں تو قدرت کی زبردست ہاتھ نے ان ناحق کوششوں اور بے ایمانوں مجرموں اور بدعہدوں کی تمام کوششیں رائیگاں کر دیں۔ اور انکی ساری مکائد اور فتن انہیں پر لوٹا دئے اور بے ایمانی کی صلہ میں دنیا اور آخرت کا گھاٹا انکو نصیب ہوا سید رسل فخر بنی آدم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس و اعلی پر مکے کی کافروں اور متکبروں نے مدینے کی یہودیوں اور منافقوں نے طائف کی بدعہدوں اور بے ایمانوں نے کیا کچھ حملے نہیں کئے ہیں کیسے کیسے الزام نہیں لگائے ہیں کس کسطرح نہیں ستایا ہے مگر قادر منتقم نے انکی دجل اور فریب انہیں پر لوٹا دیا اور انکو صرف آخرت ہی میں نہیں بلکہ دنیا میں بھی ذلیل و خوار کیا۔ ابو جہل مارا گیا ابولہب خوار ہوا۔ عتبہ اور ولید فنا ہو گئے۔ ابن ابی اور سارے یہودی رسوائی کی ہلیں خاک آلودہ ہو کر گر پڑے۔ اور اللہ نے اپنی پیغمبر اور رسول کو سربلند اور اونچا کیا اور دنیا نے ساری عزتیں اسکی قدموں کے نیچے پائیں اور اسکے نام کو اگلوں اور پچھلوں میں برتری نصیب ہوئی۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کوفہ اور صنعاء کی رافضیوں نے مصر کی باغیوں نے نہروان کی خوارج اور شام کی ناصبیوں نے سادات مہاجرین پر حضرات انصار پر اہل بیت عظام پر ناپاک اور گندی افترائات کئے جھوٹ اور بہتان انکی ذمے باندھے۔ مگر ذلیل ہوا ابن سبا یہودی اور شقی قرار پایا ابن ملجم اور اسکے ساتھی اور ذلیل ہوئی مصر کے باغی۔ اور خدا نے دین و دنیا میں عظمت قائم کی ابوبکر و عمر کی۔ عثمان و علی کی، فاطمہ اور عائشہ کی

آسمان ہے ان کے نام پر سلامتی اُتری انکی برتری اور وقار کا سکہ اقصائے عالم میں رائج ہوا لوگونکے قلوب انکی عظمت اور جلال کے سامنے جھکے اور جھکتے رہینگے۔ رضی اللہ عنہم

عراق کے ایک جبار عنید نے اور بادشاہی سے غرور کرنیوالے منصور نے امام ہمام سیدنا ابی حنیفۃ النعمانؒ کو کوڑوں سے مارا اور قید خانہ ڈالا لیکن کیا دنیا نے نہیں دیکھا کہ منصور کی شاہی مٹ گئی پر ابو حنیفہؒ کی عالمگیر فرمانروائی آجتک قلوبکو مسخر کئے ہوئے ہے۔ کیا ایسا نہیں ہوا کہ کچھ ہی دنوں بعد اسی منصور کا پوتا ہارون تخت حکومت پر برائے نام بٹھایا گیا۔ مگر قدرت کے زبردست ہاتھ نے لوگونکی قسمتوں کے فیصلے۔ انسانوں کے سیاہ و سفید کی کنجیاں اسی ابو حنیفہؒ کے خلف رشید قاضی ابو یوسفؒ کے ہاتھ میں دیدیں اور وہی نام آور اور سربلند ہو کر رہا جسکو جیلخانہ کی اندھیری کوٹھری میں بند کیا گیا تھا رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ شیخ الطائفہ محی الدین ابن عربی پر غوث وقت سید جیلانیؒ پر مولائے روم اور مجدد الف ثانی پر اور دنیا کی ہر نیک و باعزت ہستی پر کیا کچھ ہو کر نہیں رہا ناسپاسوں اور جاہلوں نے انپر کفر کے فتوے لگائے۔ کیچڑ اور نجاست پھینکی مگر شہادت ہے ہر زمانہ کی کہ مجرم ناکام اور باغی سرنگوں ہوئے اور اسکے بالمقابل مثنوی معنوی فتوحات مکیہ اور احیاء العلوم آجتک مردہ قلوبکو زندہ کر رہی ہے۔ اور بغداد و سرہند میں سونیوالونکی قبریں آج بھی زیارتگاہ عالم بنی ہوئی ہیں غرض جس نے آسمان کیطرف کیچڑ اچھالی اور خاک اڑائی اسکی اپنی ہی پیشانی خاک آلود ہوئی۔ پھر جب ہر زمانہ میں ایسا ہوتا چلا آیا ہے۔ تو یہ فرعونی عہد کیونکر اس قاعدے سے مستثنےٰ ہو سکتا تھا اس زمانہ میں بھی کچھ لوگ ایسے پیدا ہوئے جنہوں نے اللہ کے دوستوں پر سید حبیب کے حقیقی جانشینوں پر اسلام اور اسلامیات کی خدمت میں اپنی ساری عمریں۔ جوانی کی ساری بہاریں۔ بڑھاپے کی تمام منزلیں کھپا دینے والوں پر حدیث اور فقہ کے ائمہ پر۔ اسلام اور قرآن کی عزت و ناموس کے حفاظت کرنیوالوں پر۔ دن اور رات کے چوبیس گھنٹوں میں اللہ کے ذکر سے زبان تر رکھنے والوں پر قسم قسم کے حملے کئے جھوٹ اور افترا کے انبار لگا دیئے

انکی نیک اور پاک زندگی کو بدنام کرنیکی ناپاک کوشش کی انکی عبارتونکی غلط مطلب سمجھا کر انکی کتابونمیں
تحریف اور کتربیونت کر کے لعنتی فتوی لکھکر جھوٹ بولکر اور جھوٹی فتوی لکھوا کر اور حجۃ الاسلام شاہ
ولی اللہ دہلوی کی ذریت طیبہ کو کافر قرار دیکر اپنا نامۂ اعمال سیاہ کیا اور نہایت افسوس کے ساتھ کہنا
پڑتا ہے کہ اس فریب اور بے ایمانی میں سب سے آگے قدم اس شخص کا رہا جو لوگوں سے اپنے کو اعلیحضرت کہلاتا تھا اور
دنیا اسکو احمد رضا خاں کے نام سے پکارتی ہے خانصاحب آنجہانی نے اپنی جوانی اور بڑھاپے کی ساری منزلیں
اللہ کے دوستونکی بدگوئی میں خرچ کیں اور انکو کافر اور دشمن رسول کہکر خود اپنی ہی بے ایمانی اور افترا پرداز
کا راز المنشرح کیا۔ یوں تو کبھی مکے اور مدینے کی زیارت کیلئے جانا نصیب نہوا۔ اور ہمیشہ یہیں بیٹھے بیٹھے
اپنے تئیں محب رسول اور عاشق نبی اور عبد المصطفےٰ کہکر مریدونکو باش کی پھریری دال کی فرمائش
کرتے رہے مگر ہاں خدا کے دوستونکو بدنام کرنیکی غرض سے ایک تکفیر کی جھوٹی دستاویز لیکر حجاز میں
جا براجے مکہ مکرمہ اور مدینہ پاک کے مشائخ اور اہل علم کو دھوکہ دیکر جھوٹ بولکر اور اہل اللہ کیطرف
غلط مسائل منسوب کر کے ان ناواقف بزرگوں سے تصدیق کرالائے اور اسکے بدلے میں دارین کی
ابدی شقاوت اور آخرت کی پوری محرومی خرید لی۔ پر عزتوں کے حقیقی مالک نے ہمیشہ ولی اللّٰہی
جماعت ہی کو سربلند کیا۔ انہیں کی عظمت قائم کی اور اسی جماعت کو فروغ اور ترقی ملی
اسی جماعت کے علوم کی دنیا میں نہریں بہیں۔ اور بہہ رہی ہیں۔ انہیں کی خانقاہوں سے اللہ اللہ
کی آوازیں آئیں اور آرہی ہیں۔ اور انہیں کے فلک بوس مدارس سے حدیث اور فقہ کی آبشاریں پھوٹیں انہیں
کی تصنیفی خدمات سے دین کی دفاتر اور کتبخانے مرتب ہوئے اور ہو رہے ہیں انہیں کے تبلیغی کارناموں سے
کفر اور الحاد کے ایوان منہدم ہوئے۔ اور انہیں کے فیض یافتہ شش جہت میں پھیلے اور پھیل رہے ہیں
اور انہیں کی دینی اور اسلامی خدمتوں سے اقصائے عالم میں ہنگامہ برپا ہو رہا ہے۔ اور انہیں کی پاک
زندگی کا سورج آسمان عزت پر چمکا اور چمک رہا ہے۔ ناقدری کی ہے کہ منکروں نے جنکو گھٹایا وہی بڑھے

جنکو پست کرنا چاہا وہی سربلند ہوئی - ادھر خانصاحب آنجہانی جھوٹا فتوی لیکر ہندوستان پہنچے
اور ادھر قدرت کا زبردست ہاتھ اپنے دوستوں کی حمایت کیلئے بڑھا - تحقیق حال کیلئے ایک
استفتا حرمین کی پاک اور محترم سرزمین سے مولانا جلیل امام العلوم والمعارف استاذ اساتذۃ
الہند شارح ابی داؤد مہاجر مدنی حضرت مولانا خلیل احمد صاحب نور اللہ مرقدہ کیخدمت میں بھیجا گیا
اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جملہ عقائد اور خانصاحب آنجہانی کی جعلی دستاویز پر مکمل تبصرہ فرمادیا
اور بریلوی خانصاحب کی پوری حقیقت ظاہر کردی جو عربی زبان میں المہند کے نام سے مشہور ہوچکی
ہے جس پر ہندوستان کے اہل علم کا سواد اعظم متفق اور حرمین و شام و مصر اور حجاز کے علماء حق
کی تصدیقات ثبت ہیں - المہند نے دجال کا فریب کھول دیا اور بے ایمانی ظاہر کردی یا اور بے ایمانی
ان اصولوں کی قلعی کھولدی المہند عربی اردو ترجمہ کیساتھ شائع ہوتا رہا لیکن بہر کیف لوگ المہند سے ناواقف ہو
گئے چنانچہ پھر خاک ڈالنے کی کوشش میں ہیں وہ خواہ علی پور کا محدث ہو یا جماعت علی ہو یا
کے دلدار علی خانصاحب کے چہیتے فرزند حامد علی ہوں یا بقول خود سگ بارگاہ رضوی حشمت علی ہوں سب ہی
پھر خان بریلوی کے سبق کو دہرا رہے ہیں اسلئے المہند کا صرف اردو ترجمہ شائع کرنیکی ضرورت
پیش آئی - بلا تردید کہا جاسکتا ہے کہ اس خاص موضوع پر المہند سے زیادہ مکمل
اور مدلل کوئی رسالہ ابتک شائع نہیں ہوا امید ہے کہ ناظرین اسکی قدر کریں گے
اور حق تعالی شانہ سے امید ہے کہ وہ ہماری اس خدمت کو قبول فرمائیگا فقط

ضروری التماس

جماعت کے اہل دول حضرات اگر کچھ نسخے خرید فرماکر غربا میں تقسیم فرماویں تو
غربا بھی اس سے نفع اٹھاکر ان کیلئے صدقہ جاریہ کا سبب بن جاوینگے

یا فتاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے علماء کرام اور سرداران عظام تمہاری جانب چند لوگوں نے وہابی عقاید کی نسبت کی ہے اور چند اوراق و رسالے ایسے لائے جنکا مطلب غیر زبان ہونیکے سبب ہم نہیں سمجھ سکے اسلئے امید کرتے ہیں کہ ہمیں حقیقت حال اور قول کی مراد سے مطلع کرینگے اور ہم تم سے چند امور ایسے دریافت کرتے ہیں جنمیں وہابیہ کا اہل السنت والجماعت سے خلاف مشہور ہے۔

عقیدہ دربارہ شد رحال

سوال اول و دوم۔ کیا فرماتے ہو شد رحال میں سید الکائنات علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت کیلئے۔

تمہارے نزدیک اور تمہارے اکابر کے ان دو باتوں میں کون امر پسندیدہ و افضل ہے کہ زیارت کرنیوالا بوقت سفر زیارت خود آنحضرت علیہ السلام کی زیارت کی نیت کرے یا مسجد نبوی کی بھی۔ وہابیہ کا قول ہے کہ مسافر مدینہ منورہ کو صرف مسجد نبوی کی نیت سے سفر کرنا چاہیئے۔ الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط اور اُسی سے مدد و توفیق درکار ہے اور اُسیکے قبضہ میں تحقیق کی باگیں حمد و صلوۃ و سلام کے بعد اس سے پہلے کہ ہم جواب شروع کریں جاننا چاہیئے کہ ہم اور ہمارے مشائخ اور ہماری ساری جماعت بحمد اللہ فروعات میں مقلد ہیں مقتدائے خلق حضرت امام ہمام

امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور اصول و اعتقادیات میں پیروی
امام ابو الحسن اشعری اور امام ابو منصور ماتریدی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اور طریقہائے صوفیہ
میں ہم کو انتساب حاصل ہے سلسلہ علیہ حضرات نقشبندیہ اور طریقہ زکیہ مشائخ چشتیہ اور
سلسلہ بہیہ حضرات قادریہ اور طریقہ مرضیہ مشائخ سہروردیہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ۔ دوسری بات یہ
کہ ہم دین کے بارے میں کبھی کوئی بات ایسی نہیں کہتے جس پر کوئی دلیل نہ ہو قرآن مجید کی یا سنت کی یا
اجماع امت یا قول کسی امام کا، اور بایں ہمہ ہم دعویٰ نہیں کرتے کہ قلم کی غلطی یا زبان کی
لغزش میں سہو و خطا سے مبرا ہیں۔ پس اگر ہمیں ظاہر ہو جاوے کہ فلاں قول میں ہم سے
خطا ہوئی عام ہے کہ اصول میں ہو یا فروع میں تو اپنی غلطی سے رجوع کر لینے میں حیا ہم کو
مانع نہیں ہوتی اور ہم رجوع کا اعلان کر دیتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے آئمہ رضوان اللہ علیہم سے
اُنکے بہتیرے اقوال میں رجوع ثابت ہے، حتیٰ کہ امام حرم محترم امام شافعی رضی اللہ عنہ سے
کوئی مسئلہ ایسا نہیں جس میں دو قول جدید و قدیم نہوں اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے اکثر مسائل
میں دوسرے کے قول کی جانب رجوع فرمایا چنانچہ حدیث کی تتبع کرنے والے پر ظاہر ہے پس اگر
کسی عالم کا دعویٰ ہے کہ ہم نے کسی حکم شرعی میں غلطی کی ہے سو اگر وہ مسئلہ اعتقادیہ ہے تو اس پر لازم
ہے کہ اپنا دعویٰ ثابت کرے علماء کلام کی تصریح سے اور اگر مسئلہ فرعی ہے تو اپنی بنیاد کی تعمیر کرے
آئمہ مذہب کے راجح قول پر جب ایسا کریگا تو انشاء اللہ ہماری طرف سے خوبی ہی ظاہر ہوگی یعنی بدل و جان سے
غلطی قبول کرینگے اور قلب و اعضا سے شکریہ ادا کرینگے۔ تیسری بات یہ کہ ہندوستان میں لفظ وہابی
کا استعمال اُس شخص کیلئے تھا جو آئمہ رضی اللہ عنہم کی تقلید چھوڑ بیٹھے پھر ایسی وسعت ہوئی کہ
یہ لفظ اُس پر بولا جانے لگا جو سنت محمدیہ پر عمل کریں اور بدعات سیئہ اور رسوم قبیحہ کو
چھوڑ دیں۔ یہاں تک ہوا کہ بمبئی اور اسکے نواح میں مشہور ہے کہ جو مولوی اولیاء کی قبروں کو

چاہئے اور عنوان اپنے منع کر دو وہابی ہے بلکہ جو سود کی حرمت ظاہر کرے وہ بھی وہابی ہے
کہو کتنا ہی بڑا مسلمان کیوں نہ ہو۔ اسکے بعد لفظ وہابی ایک گالی کا لقب بن گیا سو اگر کوئی
ہندی شخص کسی کو وہابی کہتا ہی تو یہ مطلب نہیں کہ اسکا عقیدہ فاسد ہے بلکہ یہ مقصود ہوتا ہی کہ
وہ فقہ حنفی کی سنت پر عمل کرتا ہے اور بدعت سے بچتا ہے اور معصیت کے ارتکاب میں اللہ تعالیٰ سے
ڈرتا ہے۔ اور چونکہ ہمارے مشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہم احیاء سنت میں سعی کرتے اور بدعت کی
آگ بجھانے میں مستعد تھے اسلئے شیطانی لشکر کو انپر غصہ آیا اور انکے کلام میں تحریف کر ڈالی
اور جھوٹ بہتان باندھے طرح طرح کے افترا کئے اور خطاب وہابی کا دیا۔ انتہا ہم کو۔ حاشا کہ وہ ایسے
ہوں بلکہ بات یہ ہے کہ یہ سنت اللہ ہے کہ جو خواص اہل اللہ ہیں ہمیشہ جاری رہی ہے چنانچہ اپنی کتاب
میں خود ارشاد فرمایا ہے۔ اور اسیطرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بنائے ہیں جن اور انس سے شیاطین
کہ ایک دوسرے کیطرف جھوٹی باتیں ڈالا کرتا ہے دہوکہ دینے کو۔ اور (اے محمد) اگر تمہارا
رب چاہتا تو یہ لوگ ایسا نہ کرتے سو چھوڑ دو انکو اور انکے افترا کو۔ پس جب انبیا علیہم
والسلام کیساتھ یہ معاملہ ہوا تو حضرت کے جانشینوں اور قائم مقاموں کیساتھ بھی
ایسا ہی ہو۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم انبیا کا گروہ سب سے
زیادہ معرض بلا ہیں پھر کامل اشبہ پھر کم اشبہ تاکہ انکا حظ وافر اور اجر کامل ہو جاوے
پس جو لوگ کہ اختراع بدعات میں منہمک اور شہوات کی جانب مائل ہیں اور جنہوں نے
خواہش نفس کو اپنا معبود بنایا اور اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑہے میں ڈالدیا ہے ہمپر جھوٹی بہتان
باندھتے اور ہماری جانب گمراہی کی نسبت کرتے رہتے ہیں سو جب کبھی آپکی خدمت میں ہماری
جانب منسوب کر کے کوئی مخالف مذہب قول بیان کیا جایا کرے تو آپ اسکی طرف التفات نہ
فرمایا کریں اور ہمارے ساتھ حسن ظن کام میں لاویں اور اگر طبع مبارک میں خلجان پیدا ہو تو انکو

وکذلک جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن یوحی بعضہم الی بعض زخرف القول غرورا ولو شاء ربک ما فعلوہ فذرہم وما یفترون ۵

بھیجا کریں ہم ضرور واقعی حال اور یہی باتکی اطلاع دینگے اسلئے کہ آپ حضرات ہمارے نزدیک مرکز دائرۃ الاسلام میں ہیں۔

جواب کی توضیح

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک زیارت قبر سید المرسلین (ہماری جان آپ پر قربان) اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصول درجات ہے بلکہ واجب کے قریب ہے گو شد رحال اور بذل جان و مال سے نصیب ہو۔ اور سفر کے وقت آپکی زیارت کی نیت کرے اور ساتھ میں مسجد نبوی اور دیگر مقامات و زیارت گاہ ہائے متبرکہ کی بھی نیت کرے پھر وہاں جب حاضر ہوگا تو مسجد نبوی کی بھی زیارت ہو جاویگی۔ اس صورت میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم زیادہ ہے اور اسی کی موافقت خود حضرت کے ارشاد سے ہو رہی ہے کہ جو میری زیارت کو آیا کہ میری زیارت کے سوا کوئی حاجت اُسکو نہ لائی ہو تو مجھ پر حق ہے کہ میں قیامت کے دن اسکا شفیع بنوں ایسا ہی عارف ملا جامی سے منقول ہے کہ انہوں نے زیارت کیلئے حج سے علیحدہ سفر کیا۔ اور یہی طرز مذہب عشاق سے زیادہ ملتا ہے۔ اب رہا وہابیہ کا یہ کہنا کہ مدینہ منورہ کی جانب سفر کرنے والے کو صرف مسجد نبوی کی نیت کرنی چاہئے اور اس قول پر اس حدیث کو دلیل لانا کہ کجاوے نہ کسے جاویں مگر تین مسجدوں کی جانب۔ سو یہ قول مردود ہے اسلئے کہ حدیث کہیں بھی ممانعت پر دلالت نہیں کرتی۔ بلکہ صاحب فہم اگر غور کرے تو یہی حدیث بدلالۃ النص جواز پر دلالت کر رہی ہے کیونکہ جو علت ہے مساجد کو دیگر مسجدوں اور مقامات سے مستثنیٰ ہونیکی قرار پائی ہے وہ ان مسجدوں کی فضیلت ہی تو ہے اور یہ فضیلت زیادتی کے ساتھ بقعہ شریفہ میں موجود ہے اسلئے کہ وہ حصہ زمین جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعضاء مبارکہ کو مس کئے ہوئے ہے علی الاطلاق افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ اور عرش و کرسی سے بھی افضل ہے چنانچہ ہمارے فقہاء نے اسکی تصریح فرمائی

ہی اور جب بسبب فضیلت خاصہ کے یہ تین مسجدیں عموم نہی سے مستثنی ہو گئیں تو بدرجہ اولیٰ ہے کہ بقعہ مبارکہ فضیلت عامہ کے سبب مستثنی ہو ہمارے بیان کے موافق بلکہ اس سے بھی زیادہ بسط کیا تھا اس مسئلہ کی تصریح ہمارے شیخ شمس العلماء حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہٗ نے اپنے رسالہ زبدۃ المناسک کی فصل زیارت مدینہ منورہ میں فرمائی ہے جو بارہا طبع ہو چکا ہے نیز اسی بحث میں ہمارے شیخ المشائخ مفتی صدر الدین دہلوی قدس سرہٗ کا ایک رسالہ تصنیف کیا ہوا ہے جسمیں مولانا نے وہابیہ اور انکے موافقین پر قیامت ڈہا دی اور بیخ کن دلائل ذکر فرمائی ہیں۔ اسکا نام ہے احسن المقال فی شرح حدیث لا تشد الرحال وہ طبع ہو کر مشتہر ہو چکا ہے اُسکیطرف رجوع کرنا چاہئے واللہ اعلم بالصواب۔

عقیدہ درباره دعاؤں میں انبیاء اولیاء کا توسل لینا

سوال - کیا وفات کے بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا توسل لینا دعاؤں میں جائز ہے یا نہیں۔

تمہارے نزدیک سلف صالحین یعنی انبیاء وصدیقین اور شہداء و اولیاء اللہ کا توسل بھی جائز ہے یا ناجائز۔

جواب ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیاء و صلحاء و اولیاء و شہداء و صدیقین کا توسل جائز ہے۔ انکی حیات میں ہو یا بعد وفات بایں طور کہ کہے یا اللہ میں بوسیلہ فلاں بزرگ کے تجھ سے دعا کی قبولیت اور حاجت برآری چاہتا ہوں یا اسی جیسے اور کلمات کہے چنانچہ اسکی تصریح فرمائی ہے ہمارے شیخ مولانا شاہ محمد اسحٰق دہلوی ثم المکی نے پھر مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی نے بھی

اُنہے فتاویٰ میں اس کو بیان فرمایا جو چھپا ہوا آج کل لوگوں کے ہاتھوں میں موجود ہے۔ اور یہ مسئلہ اسکی پہلی جلد کے صفحہ ۹۲ پر مذکور ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے۔

عقیدہ ۳ درباره حیات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

سوال۔ کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر میں حیات کے متعلق کوئی خاص حیات آپ کو حاصل ہے یا عام مسلمانوں کی طرح برزخی حیات ہے۔

جواب ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپکی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونیکے اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرتؐ اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو چنانچہ علامہ سیوطی نے اپنے رسالہ انباء الاذکیاء بحیوۃ الانبیاء میں بتصریح لکھا ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا ہے کہ انبیاء وشہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا میں تھی اور موسی علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا

اسکی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے الخ
پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرؐ کی حیوۃ دنیوی ہے
اور اس معنی کر برزخی بھی ہے کہ عالم برزخ میں حاصل
ہے۔ اور ہمارے شیخ مولانا محمد قاسم صاحب
قدس سرہٗ کا اس بحث میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے
نہایت دقیق اور اچھوتے طرز کا بیمثل جو طبع
ہو کر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے اُس کا نام ہے آبحیات۔

عقیدہ دعا کیوقت قبر شریف کیطرف توجہ اور آنحضرتؐ کا واسطہ دینا

سوال۔ کیا جائز ہے مسجد نبوی میں دعا کرنیوالے کو یہ
صورت کہ قبر شریف کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو
اور حضرتؐ کا واسطہ دیکر حق تعالی سے دعا مانگے۔

جواب اس میں فقہا کا اختلاف ہے جیسا کہ ملا علی قاریؒ نے سلک متقسط
میں ذکر کیا ہے فرماتے ہیں کہ معلوم کرو کہ ہمارے بعض مشائخ ابو اللیث
اور اُن کے پیرو کرمانیؒ و سروجی وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ زیارت
کرنیوالوں کو قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہیے جیسا
کہ امام حسنؒ نے امام ابو حنیفہؒ سے روایت کی ہے اسکے
بعد ابن ہمام سے نقل کیا ہے کہ ابو اللیث کی روایت نامقبول ہو
اسلئے کہ امام ابو حنیفہؒ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ سنت یہ ہے کہ جب تم قبر شریف پر حاضر

ہو تو قبر مطہرہ کی طرف منہ کر کے اس طرح کہو آپ پر سلام نازل ہو اے نبی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکات نازل ہوں پھر اسکی تائید میں دوسری روایت لائے ہیں جس کو مجد الدین لغوی نے ابن مبارک سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں میں نے امام ابو حنیفہ کو اس طرح فرماتے سنا کہ جب ابو ایوب سختیانی مدینہ آئے تو میں ہیں تھا میں نے کہا میں ضرور دیکھوں گا کہ کیا کرتے ہیں سو انہوں نے قبلہ کی طرف پشت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی طرف اپنا منہ کیا اور بلا تصنع روئے تو بڑے فقیہ کی طرح قیام کیا پھر اُسکو نقل کر کے علامہ قاری فرماتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہی صورت امام صاحب کی پسند کردہ ہے ہاں پہلے اُنکو تردد تھا پھر علامہ نے یہ بھی کہا کہ دونوں روایتوں میں تطبیق ممکن ہے الغرض اس سے ظاہر ہو گیا کہ جائز دونوں صورتیں ہیں مگر اولیٰ یہی ہے کہ زیارت کیوقت چہرہ مبارک کیطرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہیئے اور یہی ہمارے نزدیک معتبر ہے اور اسی پر ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عمل ہے اور یہی حکم دعا مانگنے کا ہے جیسا کہ امام مالک سے مروی ہے جبکہ انکی کسی خلیفہ نے انسے یہ مسئلہ دریافت کیا تھا اور اسکی تصریح مولانا گنگوہی اپنی رسالہ زبدۃ المناسک میں کر چکے ہیں اور توسل کا مسئلہ بھی صفحہ ۶ نمبر ۳۰ و ۴۰ میں گذر چکا ہے

عقیدہ درود شریف اور دلائل الخیرات وغیرہ کے متعلق

سوال کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنے اور دلائل الخیرات و دیگر اوراد پڑھنے کی بابت۔

جواب ہمارے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت موجب اجر و ثواب طاعت ہی خواہ دلائل الخیرات پڑھکر ہو یا درود شریف کی دیگر رسائل مؤلفہ کی تلاوت سے ہو۔ لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ درود ہے جسکے لفظ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ گو غیر منقول کا پڑھنا بھی فضیلت سے خالی نہیں اور اس بشارت کا مستحق ہو ہی جائیگا کہ جسنے مجھپر ایک بار درود پڑھا حق تعالی اُسپر دس مرتبہ رحمت بھیجیگا۔ خود ہمارے شیخ مولانا گنگوہی اور دیگر مشائخ دلائل الخیرات پڑھا کرتے تھے اور مولانا حضرت حاجی امداد اللہ شاہ مہاجر مکی قدس اللہ سرہٗ نے اپنے ارشادات میں تحریر فرماکر مریدین کو امر بھی کیا ہے کہ دلائل کا ورد رکھیں اور ہمارے مشائخ ہمیشہ دلائل کو روایت کرتے رہے اور مولانا گنگوہی بھی اپنے مریدین کو اجازت دیتے تھے

عقیدہ درباره تقلید

سوال تمام اصول و فروع میں چاروں اماموں میں سے کسی ایک امام کا مقلد بن جانا درست ہے یا نہیں اور اگر درست ہے تو مستحب ہے یا واجب اور تم کس امام کے مقلد ہو۔

جواب اس زمانہ میں نہایت ضروری ہے کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کیجائے بلکہ واجب ہے کیونکہ ہمنے تجربہ کیا ہے کہ ائمہ کی تقلید چھوڑنے اور اپنے نفس و ہوا کے اتباع کرنیکا انجام الحاد و زندقہ کے گڑھے میں جا گرنا ہے اللہ پناہ میں رکھے۔ اور بایں وجہ ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول و فروع میں امام المسلمین ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کے مقلد ہیں۔ خدا کرے اسی پر ہماری موت ہو اور اسی زمرہ میں ہمارا حشر ہو۔ اور اس بحث میں ہمارے مشائخ کی بہتیری تصانیف دنیا میں مشہور و شائع ہو چکی ہیں۔

عقیدہ درباره بیعت و جواز افادہ از قبور مشائخ

سوال کیا صوفیہ کے اشغال میں مشغول اور اُن سے بیعت ہونا تمہارے نزدیک جائز ہے اور اکابر کے سینہ اور قبر سے باطنی فیضان پہونچنے کے تم قائل ہو یا نہیں اور مشائخ کی روحانیت سے اہل سلوک کو

نفع پہونچتا ہے یا نہیں

جواب ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ انسان جب عقائد کی درستی اور شرع کے مسائل ضروریہ کی تحصیل سے فارغ ہو جائے تو ایسے شیخ سے بیعت ہو جو شریعت میں راسخ القدم ہو دنیا سے بیرغبت ہو آخرتکا طالب ہو۔ نفس کی گھاٹیونکو طے کرچکا ہو۔ خوگر ہو نجات دہندہ اعمال کا اور علیحدہ ہو تباہ کن افعالسے خود بھی کامل ہو دوسرونکو بھی کامل بنا سکتا ہو ایسے مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر اپنی نظر اُسکی نظر میں مقصور رکھے اور صوفیہ کے اشغال یعنی ذکر فکر اور اسمیں فنا تام کیساتھ مشغول ہو۔ اور اسکی نسبت کا اکتساب کرے جو نعمت عظمیٰ اور غنیمت کبریٰ ہے جسکو شرع میں احسان کیساتھ تعبیر کیا گیا ہے اور جسکو یہ نعمت میسر نہو اور یہاں تک نہ پہونچ سکے اُسکو بزرگونکے سلسلہ میں شامل ہو جانا ہی کافی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی اسکے ساتھ ہی جسکے ساتھ اُسے محبت ہو۔ وہ ایسے لوگ ہیں جنکے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں ہو سکتا اور بحمد اللہ ہم اور ہمارے مشائخ ان حضرات کی بیعت میں داخل اور انکے اشغال کے شاغل اور ارشاد و تلقین کے درپئے رہے ہیں۔ والحمد للہ علی ذٰلک۔ اب رہا مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور انکے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض پہنچنا سو بیشک صحیح ہے مگر اس طریق سے جو اہل اور خواص کو معلوم ہے نہ اس طرز سے جو عوام میں رائج ہے۔

مسئلہ عقیدہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کے متعلق

سوال محمد بن عبد الوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں کے خون اور اُن کے مال و آبرو کو اور تمام لوگونکو منسوب کرتا تھا شرک کیجانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا اسکے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے۔ اور کیا سلف اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو یا کیا مشرب ہے۔

جواب ہمارے نزدیک اُنکا حکم وہی ہے جو صاحب در مختار نے فرمایا ہے کہ خوارج ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتالکو

واجب کرتی ہیں اس تاویل سے یہ لوگ ہمارے جان اور مال کو حلال سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتی ہیں آگے فرماتے ہیں انکا حکم باغیوں کا ہے۔ پھر یہ بھی فرمایا کہ ہم انکی تکفیر صرف اسلئے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی سہی۔ اور علامہ شامی نے اسکے حاشیہ میں فرمایا ہے جیسا کہ زمانہ میں عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکلکر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتلاتے تھے لیکن اُن کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو انکے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بنا پر انہوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انکی شوکت توڑ دی۔ اسکے بعد میں کہتا ہوں کہ عبدالوہاب اور اسکا تابع کوئی شخص بھی ہمارے کسی سلسلہ مشائخ میں نہیں ہے۔ نہ تفسیر و فقہ و حدیث کی علمی سلسلہ میں نہ تصوف میں۔ اب رہا مسلمانوں کی جان و مال و آبرو حلال سمجھنا سو یا ناحق ہوگا یا حق۔ پھر اگر ناحق ہے تو یا بلا تاویل ہے جو کفر اور خارج از اسلام ہوتا ہے اور اگر ایسی تاویل سے ہے جو شرعاً جائز نہیں تو فسق ہے اور اگر بحق ہو تو جائز بلکہ واجب ہے۔ باقی رہا سلف اہل اسلام کو کافر کہنا سو حاشا کہ ہم اُن میں سے کسیکو کافر کہتے یا سمجھتے ہوں بلکہ یہ فعل ہمارے نزدیک رفض اور دین میں اختراع ہے۔ ہم تو اُن بدعتیوں کو بھی جو اہل قبلہ ہیں جب تک دین کی کسی ضروری حکم انکار نہ کریں کافر نہیں کہتے ہاں جسوقت دین کی کسی ضروری امر کا انکار ثابت ہو جائیگا تو کافر سمجھیں گے اور احتیاط کرینگے۔ یہی طریقہ ہمارا اور ہمارے جملہ مشائخ رحمہم اللہ کا ہے۔

عقیدہ دربارہ استواء علی العرش وغیرہ۔

سوال کیا کہتے ہو حقتعالیٰ کی اس قسم کے قول میں کہ رحمٰن عرش پر مستوی ہوا۔ کیا جائز سمجھتے ہو باریتعالیٰ کیلئے جہت و مکان کا ثابت کرنا یا کیا رائے ہے

جواب اس قسم کی آیات میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ انپر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت سے بحث نہیں کرتے یقیناً جانتے ہیں کہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ مخلوق کی اوصاف سے منزہ اور نقص و حدوث کی علامات سے مبرا ہے جیسا کہ ہمارے متقدمین کی رائے ہے اور ہمارے متاخرین اماموں نے ان آیتوں میں جو صحیح اور لغت و شرع کی اعتبار سے

جائز تاویلیں فرمائی ہیں تاکہ کم فہم سمجھ لیں مثلاً یہ ممکن ہے استوا سے مراد غلبہ ہو اور ہاتھ سے مراد قدرت تو یہ بھی ہمارے نزدیک حق ہے البتہ جہت و مکان کا اللہ تعالیٰ کیلئے ثابت کرنا ہم جائز نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت و مکانیت اور جملہ علامات حدوث سے منزہ و عالی ہے

عقیدہ ۱۲ دربارہ افضلیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

سوال کیا تمہاری یہ رائے ہے کہ مخلوق میں سے کوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل بھی ہے۔

جواب ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ سیدنا و مولانا و حبیبنا و شفیعنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوق سے افضل اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر ہیں اللہ تعالیٰ سے قرب و منزلت میں کوئی شخص آپ کے برابر تو کیا قریب بھی نہیں ہو سکتا آپ سردار ہیں جملہ انبیاء و رسل کے اور خاتم سلسلے برگزیدہ گروہ کے جیسا کہ نصوص سے ثابت ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے اور یہی دین و ایمان اسکی تصریح ہمارے مشائخ بہتیری تصانیف میں کر چکے ہیں۔ بس لایمکن الثناء کما کان حقہ،، بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔

عقیدہ ۱۳ دربارہ ختم النبوۃ

سوال کیا کسی نبی کا وجود جائز سمجھتے ہو نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد حالانکہ آپ خاتم النبیین ہیں اور معنی درجہ تواتر کو پہونچ گیا ہے آپ کا یہ ارشاد کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اسپر اجماع امت منعقد ہو چکا ہے اور جو شخص باوجود ان نصوص کے کسی نبی کا وقوع جائز سمجھے اسکے متعلق تمہاری کیا رائے ہے اور کیا تم میں سے یا تمہارے اکابر میں سے کسی نے ایسا کہا ہے۔

جواب ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے سردار و آقا اور پیارے شفیع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے ولٰکن محمد اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور یہی ثابت ہے بکثرت حدیثوں سے جو معنًا حد تواتر کو پہونچ گئی اور نیز اجماع امت سے سو حاشا کہ ہم میں سے کوئی خلاف کہے کیونکہ جو

اسکا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے اسلئے کہ منکر ہے نص صریح قطعی کا۔ ہاں ہمارے شیخ مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دقت نظر سے عجیب دقیق مضمون بیان فرما کر آپکی خاتمیت کو کمال وتمام ظاہر فرمایا ہے۔ جو کچھ مولانا نے اپنے رسالہ تحذیر الناس میں بیان فرمایا ہے اسکا حاصل یہ ہے کہ خاتمیت ایک جنس ہے جسکے تحت میں دو نوع داخل ہیں۔ ایک خاتمیت باعتبار زمانہ وہ یہ کہ آپکی نبوت کا زمانہ تمام انبیاء کی نبوت کے زمانہ سے متاخر ہے اور آپ بحیثیت زمانہ سبکی نبوت کے خاتم ہیں۔ اور دوسری نوع خاتمیت بلحاظ ذات جسکا مطلب یہ ہے کہ آپ ہی کی نبوت ہے جسپر تمام انبیاء کی نبوت ختم و منتہی ہوئی اور جیسا کہ آپ خاتم النبیین ہیں باعتبار زمانہ اسیطرح آپ خاتم النبیین ہیں بالذات کیونکہ ہر وہ شئے جو بالعرض ہے ختم ہوتی ہے اسپر جو بالذات ہے اس سے آگے سلسلہ نہیں چلتا اور جبکہ آپکی نبوت بالذات ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت بالعرض اسلئے کہ سارے انبیاء کی نبوت آپ ہی کی نبوت کے واسطہ سے ہے اور آپ ہی فرد اکمل و یگانہ اور دائرہ رسالت و نبوت کے مرکز اور عقد نبوت کے واسطہ ہیں پس آپ خاتم النبیین ہوئے ذاتاً بھی اور زماناً بھی۔ اور آپکی خاتمیت زمانہ کے اعتبار سے نہیں ہے اسلئے یہ کوئی بڑی فضیلت نہیں ہے کہ آپکا زمانہ انبیاء سابقین کے زمانہ سے پیچھے ہے بلکہ کامل سرداری اور غایت رفعت اور درجہ کا شرف و فضل اسیوقت ثابت ہوگا جبکہ آپکی خاتمیت ذات و زمانہ دونوں اعتبار سے ہو ورنہ محض زمانہ کے اعتبار سے خاتم الانبیاء ہونے سے آپکی سیادت و رفعت نہ مرتبہ کمال کو پہونچیگی اور نہ آپکو جامعیت و فضل کلی کا شرف حاصل ہوگا اور یہ دقیق مضمون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلالت شان و عظمت کے بیان میں مولانا کا مکاشفہ ہے جیسا کہ ہماری سادات محققین نے تحقیق کی ہے مثل شیخ..... عبد القدوس و شیخ اکبر و تقی سبکی نے ہمارے خیال میں علماء متقدمین اور ذکیا متبحرین میں بہتیرے ایسے ہیں کہ انکا ذہن اس مسئلہ کے نواح تک بھی نہیں گھوما ہاں ہندوستان کے بدعتیوں کے نزدیک کفر و ضلال بن گیا یہ مبتدعین اپنے چیلوں اور تابعین کو یہ وسوسہ دلاتے ہیں کہ یہ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاتم النبیین ہونیکا انکار ہے۔

افسوس صد افسوس قسم ہے اپنی زندگی کی کہ ایسا کہنا پرلے درجے کا افترا اور بڑا جھوٹ و بہتان ہے جسکا باعث

محض کینہ وعداوت وبغض ہے اہل اللہ اور انکی خاص بندوں کے ساتھہ اور سنت اللہ اسیطرح جاری ہے انبیاء واولیا میں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بڑی بھائی کی برابر سمجھنے یا کہنے کا اتہام اور اسکی حقیقت

سوال کیا تم اسکے قائل ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم پر بس ایسی فضیلت ہے جیسی بڑے بھائی کو چھوٹی بھائی پر ہوتی ہے اور کیا تم میں سے کسی نے کسی کتاب میں یہ مضمون لکھا ہے۔

جواب ہم میں اور ہمارے بزرگوں میں سے کسیکا بھی یہ عقیدہ نہیں ہے اور ہمارے خیال میں کوئی ضعیف الایمان ایسی خرافات زبان سے نہیں نکال سکتا اور جو اسکا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ السلام کو ہم پر بس اتنی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹی بھائی پر ہوتی ہے تو اسکی متعلق ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے اور ہمارے تمام گذشتہ اکابر کی تصنیفات میں اس عقیدہ واہیہ کا خلاف مصرح ہے اور وہ حضرات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احسانات وجوہ وفضائل تمام امت پر تصریح اسقدر بیان کر چکے اور لکھہ چکے ہیں کہ سب تو کیا انمیں سے کچھہ بھی مخلوق میں سے کسی شخص کیلئے ثابت نہیں ہو سکتے۔ اگر کوئی شخص ایسے واہیات خرافات کا ہم پر یا ہمارے بزرگوں پر بہتان باندھے وہ بے اصل ہے اور اسکیطرف توجہ بھی مناسب نہیں اسلئے کہ حضرت کا افضل البشر اور تمام مخلوقات سے اشرف اور جمیع پیغمبروں کا سردار اور سارے نبیوں کا امام ہونا ایسا قطعی امر ہے جسمیں ادنیٰ مسلمان بھی تردد نہیں کر سکتا اور باوجود اسکی بھی اگر کوئی شخص ایسی خرافات ہماری جانب منسوب کرے تو اسکی ہماری تصنیفات میں موقع اور محل بتانا چاہئے تاکہ ہم ہر سمجھدار منصف پر اسکی جہالت بدفہمی اور الحاد وبددینی ظاہر کریں

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے علم کی تحدید ووسعت

سوال کیا تم اسکے قائل ہو کہ نبی علیہ السلام کو صرف احکام شرعیہ کا علم ہے یا آپکو حق تعالیٰ شانہٗ کی ذات وصفات وافعال اور مخفی اسرار وحکمتہائے الٰہیہ وغیرہ کے اسقدر علوم عطا ہوئے ہیں جنکے پاس تک مخلوق میں سے کوئی

کیوں نہ ہو یہ وہاں تک پہنچ نہیں سکتا

جواب ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد اس امر کے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمامی مخلوقات سے زیادہ وہ علوم عطا ہوئے ہیں جنکو ذات و صفات اور تشریعات یعنی احکام عملیہ و حکم نظریہ اور حقیقتہائے حقہ و اسرار مخفیہ وغیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی اُنکے پاس تک نہیں پہنچ سکتا۔ نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی رسول اور بیشک آپکو اولین و آخرین کا علم عطا ہوا اور آپ پر حق تعالےٰ کا فضل عظیم ہے۔ ولیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپکو زمانہ کی ہر آن میں حادث و واقع ہونیوالے واقعات میں ہر ہر جزئی کی اطلاع و علم ہو کہ اگر کوئی واقعہ آپکے مشاہدہ شریفہ سے غائب رہے تو آپکے علم اور معارف ساری مخلوق سے افضل ہونے اور وسعت علمی میں نقص آجائے۔ اگرچہ آپکے علاوہ کوئی دوسرا شخص اس جزئی سے آگاہ ہو جیسا کہ سلیمان علیہ السلام پر وہ واقعہ عجیبہ مخفی رہا جس سے ہُدہُد کو آگاہی ہوئی اس سے سلیمان علیہ السلام کے اعلم ہونے میں نقصان نہیں آیا چنانچہ ہُدہُد کہتی ہے کہ میں نے ایسی خبر پائی جسکی آپکو اطلاع نہیں اور شہر سبا میں ایک سچی خبر لیکر آئی ہوں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی علم سے شیطان لعین کے علم کی نسبت

سوال کیا تمہاری یہ رائے ہے کہ ملعون شیطان کا علم سید الکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے زیادہ اور مطلقاً وسیع تر ہے اور کیا یہ مضمون تم نے اپنی کسی تصنیف میں لکھا ہے اور جسکا یہ عقیدہ ہو اُس کا کیا حکم ہے۔

جواب اس مسئلہ کو ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ کہ نبی کریم علیہ السلام کا علم حکم و اسرار وغیرہ کے متعلق مطلقاً تمامی مخلوقات سے زیادہ ہے اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم علیہ السلام سے اعلم ہے وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات اُس شخص کے کافر ہونیکا فتویٰ دے چکے ہیں جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے پھر بھلا ہماری کسی تصنیف میں یہ مسئلہ کہاں

پایا جا سکتا ہے۔ ہاں کسی جزئی حادثہ حقیرہ کا حضرت کو اسلئے معلوم نہ ہونا کہ آپنے اسکی جانب توجہ نہیں فرمائی آپکے اعلم ہونیمیں کسی قسم کا نقصان پیدا نہیں کر سکتا جبکہ ثابت ہو چکا کہ اُن شریف علوم میں جو آپکے منصب اعلیٰ کی مناسب ہیں ساری مخلوق سے بڑھے ہوئے ہیں جیسا کہ شیطان کو بہتیری حقیر حادثونکی شدت التفات کے سبب اطلاع ملجانیسے اُس مردود میں کوئی شرافت اور علمی کمال حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ ان پر فضل و کمال کا مدار نہیں ہے اس سے معلوم ہوا کہ یوں کہنا کہ شیطان کا علم سیدنا رسول اللہ صلعم کے علم سے زیادہ ہی ہرگز صحیح نہیں ہو سکتا جیسا کہ کسی ایسی بچہ کو جسے کسی جزئی کی اطلاع ہو گئی ہی یوں کہنا صحیح نہیں کہ فلاں بچہ کا علم اس متبحر و محقق مولوی سے زیادہ ہی جسکو جملہ علوم و فنون معلوم ہیں مگر یہ جزئی معلوم نہیں اور ہم ہدہد کا سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام کیساتھ پیش آنیوالا قصہ بتا چکے ہیں اور یہ آیت پڑھ چکے ہیں کہ و مجھی وہ اطلاع ہی جو آپکو نہیں۔ اور کتب حدیث و تفسیر اس قسم کی مثالوں سے لبریز ہیں۔ نیز حکما کا اسپر اتفاق ہے کہ افلاطون و جالینوس وغیرہ بڑے طبیب ہیں جنکو دواؤنکی کیفیت و حالات کا بہت زیادہ علم ہے حالانکہ یہ بھی معلوم ہی کہ نجاست کے کیڑی نجاست کی حالتوں اور مزی اور کیفیت سے زیادہ واقف ہیں تو افلاطون و جالینوس کا ان ردی حالات سے ناواقف ہونا اُن کے اعلم ہونیکو مضر نہیں اور کوئی عقلمند بلکہ احمق بھی کہنے پر راضی نہوگا کہ کیڑوں کا علم افلاطون سے زیادہ ہے حالانکہ اُن کا نجاست کے احوال سے افلاطون کی بہ نسبت زیادہ واقف ہونا یقینی امر ہی اور ہمارے ملک کی مبتدعین سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے تمام شریف و دنی اور اعلیٰ و اسفل علوم ثابت کرتی اور یوں کہتے ہیں۔ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری مخلوق سے افضل ہیں تو ضرور سب ہی علوم جزئی ہوں یا کلی آپکو معلوم ہو گئے اور ہم نے بغیر نص معتبر کے محض اس فاسد قیاس کی بنا پر اس علم کلی و جزئی کے ثبوت کا انکار کیا۔ ذرا غور تو فرمائیے ہر مسلمان کو شیطان پر فضل و شرف حاصل ہی پس اس قیاس کی بنا پر لازم آئیگا کہ ہر امتی بھی شیطان کی ہتھکنڈوں سے آگاہ ہو اور لازم آویگا کہ سلیمان علیہ السلام کو خبر ہو اُس واقعہ کی جسے ہدہد نے جانا اور افلاطون و جالینوس واقف ہوں کیڑوں کی تمام واقفیتوں سے

اور سارے لازم باطل ہیں چنانچہ مشاہد ہو رہا ہے یہ ہمارے قول کا خلاصہ ہے جو براہین قاطعہ میں بیان کیا ہے جسنے کند ذہن بددینوں کی رگیں کاٹ ڈالیں اور دجال مفتری گروہ کی گردنیں توڑ دیں سو اسمیں ہماری بحث صرف بعض حادث جزئی میں تھی اور اسی لئے اشارہ کا لفظ ہم نے لکھا تھا تاکہ دلالت کرے کہ نفی و اثبات سے مقصود صرف یہی جزئیات ہیں لیکن مفسدین کلام میں تحریف کیا کرتے ہیں اور شاہنشاہ کے محاسبہ سے ڈرتے نہیں اور ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اسکا قائل ہو کہ فلاں کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے وہ کافر ہے چنانچہ اسکی تصریح ایک نہیں ہمارے بہتیرے علماء کرچکے ہیں۔ اور جو شخص ہمارے بیان کے خلاف ہم پر بہتان باندھے اسکو لازم ہے کہ شہنشاہ روز جزا سے خائف بنکر دلیل بیان کرے اور اللہ ہمارے قول پر وکیل ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی علم کی نسبت دیگر انسان اور چوپاوں سے اور حفظ الایمانکی عبارتکی توضیح

سوال کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم زید و بکر اور چوپاؤں کے علم کے برابر ہے یا اس قسم کی خرافات سے تم بری ہو اور مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنے رسالہ حفظ الایمان میں یہ مضمون لکھا ہے یا نہیں اور جو یہ عقیدہ رکھے اسکا کیا حکم ہے۔

جواب میں کہتا ہوں کہ یہ بھی مبتدعین کا ایک افترا اور جھوٹ ہے کہ کلام کے معنے بدل کر مولانا کی مراد کے خلاف ظاہر کیا۔ خدا انہیں ہلاک کرے کہاں جاتے ہیں۔ علامہ تھانوی نے اپنی چھوٹے سے رسالہ حفظ الایمان میں تین سوالات کا جواب دیا ہے جو ان سے پوچھے گئے تھے۔ پہلا مسئلہ قبور کو تعظیمی سجدہ کی بابت ہے اور دوسرا قبور کی طواف میں۔ اور تیسرا یہ کہ لفظ عالم الغیب کا اطلاق سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جائز ہے یا نہیں؟ مولانا نے جو کچھ لکھا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ جائز نہیں گو تاویل ہی سے کیوں نہو کیونکہ شرک کا وہم ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں صحابہ کو راعنا کہنے کی ممانعت اور مسلم کی حدیث میں غلام

یا باندی کو عبدی یا امتی کہنے کی ممانعت ہے۔ بات یہ ہی کہ اطلاقات شرعیہ میں وہی غیب مراد ہوتا ہے جسپر کوئی دلیل نہو اور اُسکے حصول کا کوئی وسیلہ و سبیل نہو اسی بنا پر حقتعالیٰ نے فرمایا ہے کہدو "نہیں جانتے وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں غیب کو مگر اللہ" نیز ارشاد ہے "اگر میں غیب جانتا تو بہتیری نیکی جمع کر لیتا" اور اگر کسی تاویل سے اس اطلاق کو جائز سمجھا جاوے تو لازم آتا ہے کہ خالق رازق مالک معبود وغیرہ اُن صفات کا جو باری تعالیٰ کیساتھ خاص ہیں اُسی تاویل سے مخلوق پر اطلاق صحیح ہو جاوے نیز لازم آتا ہے کہ دوسری تاویل سے لفظ عالم الغیب کی نفی حق تعالیٰ سے ہو سکے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ بالواسطہ اور بالعرض عالم الغیب نہیں ہے پس کیا اس نفی اطلاق کی کوئی دیندار اجازت دیسکتا ہے؟ حاشا کلا۔ پھر یہ کہ حضرت کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا اطلاق اگر بقول سائل صحیح ہو تو ہم اُسی سے دریافت کرتے ہیں کہ اس غیب سے مراد کیا ہے یعنی غیب کا ہر فرد یا بعض غیب کوئی غیب کیوں نہو پس اگر بعض غیب مراد ہے تو رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تخصیص نہ رہی کیونکہ بعض غیب کا علم اگرچہ تھوڑا سا ہو زید و عمرو بلکہ ہر بچہ اور دیوانہ بلکہ جملہ حیوانات اور چوپاؤں کو بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہے کہ دوسرے کو نہیں ہے تو اگر سائل کسی پر لفظ عالم الغیب کا اطلاق بعض غیب کے جاننے کیوجہ سے جائز رکھتا ہے تو لازم آتا ہے کہ اس اطلاق کو مذکورہ بالا تمام حیوانات پر جائز سمجھے اور اگر سائل نے اسکو مان لیا تو یہ اطلاق کمالات نبوت میں سے نہ رہا کیونکہ سب شریک ہو گئے اور اگر اسکو نہ مانے تو وجہ فرق پوچھی جائیگی اور وہ ہرگز بیان نہو سکیگی۔ مولانا تھانوی کا کلام ختم ہوا۔ خدا ان پر رحم فرمائے۔ ذرا مولانا کا کلام ملاحظہ فرماؤ بدعتیوں کی جھوٹ کا کہیں پتہ بھی نہ پاؤ گے حاشا کہ کوئی مسلمان رسول اللہ صلعم کی علم اور زید و عمرو و بہائم کی علم کو برابر کہے بلکہ مولانا تو بطریق الزام یوں فرماتی ہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلعم پر بعض غیب جاننے کیوجہ سے عالم الغیب کے اطلاق کو جائز سمجھتا ہے

اسپر الزام آتا ہے کہ جمیع انسان و بہائم پر بھی اس اطلاق کو جائز سمجھے۔ پس کہاں یہ اور کہاں وہ علمی مساوات جسکا مبتدعین نے مولانا پر افترا باندھا۔ جھوٹوں پر خدا کی پھٹکار۔

ہمارے نزدیک متیقن ہے کہ جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید و بکر و بہائم و مجانین کے علم کے برابر سمجھے بلکہے وہ قطعًا کافر ہے اور حاشا کہ مولانا دام مجدہ ایسی واہیات منہ سے نکالیں یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے۔

عقیدہ ۲۱ دربارۂ میلاد شریف

کیا تم اسکے قائل ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ولادت شرعًا قبیح اور بدعت سیۂ و حرام ہے یا کچھ اور۔

جواب حاشا ہم تو کیا کوئی مسلمان بھی ایسا نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ کا بلکہ آپکی جوتوں کی غبار اور آپکی سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح و بدعت سیۂ یا حرام کہے وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذرا بھی علاقہ ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے خواہ ذکر ولادت شریفہ ہو یا آپکے بول و براز اور نشست و برخاست اور بیداری و خواب کا تذکرہ ہو جیسا کہ ہمارے رسالہ براہین قاطعہ میں متعدد جگہ بصراحت مذکور ہے اور ہمارے مشائخ کے فتوی میں مسطور ہے۔ چنانچہ شاہ محمد اسحاق صاحب دہلوی مہاجر مکی کے شاگرد مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری کا فتوی عربی میں ترجمہ کرکے ہم نقل کرتے ہیں تاکہ سبکی تحریرات کا نمونہ ہوجائے مولانا سے کسی نے سوال کیا تھا کہ مجلس شریف کس طریق سے جائز ہے اور کس طریق سے ناجائز تو مولانا نے اس کا یہ جواب لکھا کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریف کا ذکر صحیح روایات سے ان اوقات میں جو عبادات واجبہ سے خالی ہوں ان کیفیات سے جو صحابہ کرام اور ان اہل قرون ثلثہ کے طریقہ کے خلاف نہوں جن کے خیر ہونیکی شہادت حضرت نے دی ہے ان عقیدوں سے جو شرک و بدعت کے موہم نہوں ان آداب کیساتھ جو صحابہ کی اس سیرت کے مخالف نہو

جو حضرت کی ارشاد ما انا علیہ واصحابی کی مصداق ہے اُن مجالس میں جو منکرات شرعیہ سے خالی ہوں سبب خیر و برکت ہے بشرطیکہ صدق نیت اور اخلاص اور اس عقیدہ سے کیا جاوے کہ یہ بھی منجملہ دیگر اذکار حسنہ کے ذکر حسن ہے کسی وقت کیساتھ مخصوص نہیں پس جب ایسا ہوگا تو ہمارے علم میں کوئی مسلمان بھی اسکی ناجائز یا بدعت ہونیکا حکم نہ دیگا الخ اس سے معلوم ہو گیا کہ ہم ذکر ولادت شریفہ کے منکر نہیں بلکہ ان ناجائز امور کے منکر ہیں جو اسکے ساتھ مل گئے ہیں جیسا ہندوستان کی مولود کی مجلسوں میں آپنے خود دیکھا ہے کہ واہیات موضوع روایات بیان ہوتی ہیں مردوں و عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے چراغوں کے روشن کرنے اور دوسری آرائشوں میں فضول خرچی ہوتی ہے اور اس مجلس کو واجب سمجھکر جو شامل نہ ہو اس پر طعن و تکفیر ہوتی ہے اسکے علاوہ اور منکرات شرعیہ ہیں جن سے شاید ہی کوئی مجلس میلاد خالی ہو۔ پس اگر کوئی مجلس مولود منکرات سے خالی ہو تو حاشا کہ ہم یوں کہیں کہ ذکر ولادت شریفہ ناجائز اور بدعت ہے اور ایسے قول شنیع کا کسی مسلمان کیطرف کیونکر گمان ہو سکتا ہے پس ہم پر یہ بہتان جھوٹے ملحد دجالوں کا افترا ہے خدا انکو رسوا و ملعون کرے خشکی و تری و نرم و سخت زمین میں۔

(۲۲) عقیدہ دربارہ تشبیہ ذکر ولادت بذکر پیدائش کنہیا

سوال کیا تمنے کسی رسالہ میں ذکر کیا ہے کہ حضرت کی ولادت کا ذکر کنہیا کی جنم اشٹمی کیطرح ہے یا نہیں۔

جواب یہ بھی بدعتی دجالوں کا بہتان ہے جو ہم پر اور ہمارے بڑوں پر باندھا ہے۔ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حضرت کا ذکر محبوب تر اور افضل ترین مستحب ہے پھر کسی مسلمان کیطرف کیونکر گمان ہو سکتا ہے کہ معاذ اللہ یوں کہے کہ ذکر ولادت شریفہ فعل کفار کے مشابہ ہے۔ پس اس بہتان کی بندش مولانا گنگوہی قدس سرہ کی اُس عبارت سے کیگئی ہے جسکو ہمنے براہین کے صفحہ (۱۴۱) پر نقل کیا ہے اور مضمون یہ تھا کہ مولانا الشیخ نے واہیات بات فرمادیں۔ آپکی مراد اس سے کوسوں دور ہے جو آپکی طرف منسوب کیا چنانچہ ہمارے بیان سے عنقریب معلوم ہو جائیگا اور حقیقت حال پکار اٹھیگی کہ جسنے اس مضمون کو آپکی طرف نسبت کیا وہ جھوٹا مفتری ہے

مولانا نے ذکر ولادت شریفہ کیوقت قیام کی بحث میں جو کچھ بیان کیا ہے اسکا حاصل یہی ہے کہ جو
شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت کی روح پرفتوح عالم ارواح سے عالم دنیا کیطرف آتی ہے
اور مجلس مولود میں نفس ولادت کی وقوع کا یقین رکھکر وہ برتاؤ کرے جو واقعی ولادت کی گذشتہ
ساعت میں کرنا ضروری تھا تو یہ شخص غلطی پر ہے یا تو مجوس کی مشابہت کرتا ہے اس عقیدہ
میں کہ وہ بھی اپنے معبود یعنی کنھیا کی ہر سال ولادت مانتے اور اُسدن وہی برتاؤ کرتی ہیں
جو کنھیا کی حقیقت ولادت کیوقت کیا جاتا اور یا روافض اہل ہند کی مشابہت کرتا ہے
امام حسین علیہ السلام اور اُنکے تابعین شہداء کربلا رضی اللہ عنہم کیساتھ برتاؤ میں کیونکہ روافض بھی
ساری اُن باتوں کی نقل اُتارتی ہیں جو قولاً و فعلاً عاشورا کے دن میدان کربلا میں اُن حضرات
کے ساتھ کیا گیا۔ چنانچہ نعش بناتی کفناتی اور قبور کھود کر دفناتی ہیں جنگ و جدال کی جھنڈی چڑھاتی
کپڑوں کو خون میں رنگتے اور اُنپر نوحہ کرتے ہیں اسیطرح دیگر خرافات ہوتی ہیں جیسا کہ ہر وہ شخص
آگاہ ہے جس نے ہمارے ملک میں اُنکی حالت دیکھی ہے مولانا کی اردو عبارت کی اصل عربی یہ ہے قیام کی
وجہ بیان کرنا کہ روح شریف عالم ارواح سے عالم شہادت کیجانب تشریف لاتی ہے۔ پس حاضرین مجلس
اسکی تعظیم کو کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پس یہ بھی بیوقوفی ہے۔ کیونکہ یہ وجہ نفس ولادت شریفہ کیوقت
کھڑے ہو جانیکو چاہتی ہے اور ظاہر ہے کہ ولادت شریفہ بار بار نہیں ہوتی۔ پس ولادت شریفہ کا
اعادہ یا ہندوؤں کی فعل کی مثل ہے کہ وہ اپنے معبود یعنی کنھیا کی اصل ولادت کی پوری نقل اُتارتی
ہیں یا رافضیوں کے مشابہ ہے کہ ہر سال شہادت اہل بیت کی قولاً و فعلاً تصویر کھینچتے ہیں پس
معاذ اللہ بد عتیوں کا یہ فعل واقعی ولادت شریفہ کی نقل بنگیا اور یہ حرکت بیشک و شبہ ملامت کی قابل اور حرمت
و فسق ہے بلکہ اُنکا یہ فعل اُنکی فعل سے بھی بڑھگیا کہ وہ تو سال بھر میں ایک ہی بار نقل اُتارتی ہیں اور
یہ لوگ اس فرضی مزخرفات کو جب چاہتے ہیں کر گذرتی ہیں اور شریعت میں اسکی کوئی نظیر موجود نہیں کہ کسی

امر کو فرض کر کے اُسکے ساتھ حقیقت کا سا برتاؤ کیا جائے بلکہ ایسا فعل شرعاً حرام ہے الخ پس
ایصاحبان عقول غور فرمایئے شیخ قدس سرہٗ نے تو ہندی جاہلوں کے اس جھوٹے عقیدہ پر انکار
فرمایا ہے جو ایسے واہیات فاسد خیالات کی بنا پر قیام کرتے ہیں اسمیں کہیں بھی مجلس ذکر ولادت
شریفہ کو ہندو یا رافضیوں کے فعل سے تشبیہ نہیں دیگئی حاشا کہ ہمارے بزرگ ایسی بات کہیں ولیکن ظالم لوگ
اہل حق پر افترا کرتے اور اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتے ہیں۔

عقیدہ ۲۳ دربارۂ امکان کذب باری تعالیٰ

سوال کیا علامۂ زمان مولوی رشید احمد گنگوہی نے کہا ہے کہ حقتعالیٰ نعوذ باللہ جھوٹ بولتا ہے اور ایسا
کہنے والا گمراہ نہیں ہے یا یہ ان پر بہتان ہے اور اگر بہتان ہے تو بریلوی کی اس بات کا کیا جواب ہے وہ کہتا ہے کہ میرے
پاس مولانا مرحوم کے فتوے کا فوٹو ہے جسمیں یہ لکھا ہوا ہے۔ **جواب** علامۂ زمان یکتائے دوران شیخ اجل
مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کیطرف مبتدعین نے جو یہ منسوب کیا ہے کہ آپ نعوذ باللہ حقتعالیٰ کے جھوٹ بولنے
اور ایسا کہنے والے کو گمراہ نہ کہنے کے قائل تھے یہ بالکل آپ پر جھوٹ بولا گیا ہے۔ اور منجملہ انہیں جھوٹے بہتانوں کے
ہے جنکی بندش جھوٹے دجالوں نے کی ہے پس خدا انکو ہلاک کرے کہاں جاتے ہیں۔ جناب مولانا اس زندقہ و
الحاد سے بری ہیں اور ان کی تکذیب خود مولانا کا وہ فتویٰ کر رہا ہے جو جلد اول فتاوی رشیدیہ کے
صفحہ ۱۱۹ پر طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے تحریر اُسکی عربی میں ہے جسپر تصحیح و مواہیر علماء مکہ مکرمہ ثبت ہیں
سوال کی صورت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ آپ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں
کہ اللہ تعالیٰ صفت کذب کے ساتھ متصف ہو سکتا ہے یا نہیں اور جو عقیدہ رکھے کہ خدا جھوٹ بولتا ہے
اسکا کیا حکم ہے فتویٰ دو اجر ملیگا۔
بیشک اللہ تعالیٰ اس سے منزہ ہے کہ کذب کے ساتھ متصف ہو اُسکے کلام میں ہرگز کذب کا
شائبہ بھی نہیں جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے وَ

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلًا ط اور اللہ سے زیادہ سچا کون ہے،، اور جو
شخص یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے نکالے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے وہ کافر قطعی ملعون ہے
اور کتاب و سنت و اجماع امت کا مخالف ہے۔ ہاں اہل ایمان کا یہ عقیدہ ضرور ہے کہ حقتعالے
نے قرآن میں فرعون و ہامان و ابولہب کے متعلق جو یہ فرمایا ہے کہ وہ دوزخی ہیں تو یہ حکم قطعی ہے
اسکے خلاف کبھی نہ کریگا۔ لیکن اللہ ان کو جنت میں داخل کرنے پر ضرور قادر ہے عاجز نہیں
ہاں البتہ اپنے اختیار سے ایسا کریگا نہیں وہ فرماتا ہے ” اور اگر ہم چاہتے تو ہر نفس کو
ہدایت دیدیتے ولیکن میرا قول ثابت ہو چکا کہ ضرور دوزخ بھرونگا جن و انس دونوں سے
پس اس آیت سے ظاہر ہو گیا کہ اگر اللہ چاہتا تو سب کو مومن بنا دیتا ولیکن وہ اپنے قول کے
خلاف نہیں کرتا اور یہ سب باختیار ہے مجبوری نہیں کیونکہ وہ فاعل مختار ہے جو
چاہے کرے یہی عقیدہ تمام علماء امت کا ہے جیسا کہ بیضاوی نے قول باریتعالیٰ وان
تغفرلھم کی تفسیر کے تحت میں کہا ہے کہ شرک کا نہ بخشنا وعید کا مقتضے ہے پس اسمیں
لذاتہ امتناع نہیں ہے واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ احقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔
مکہ مکرمہ زادہا اللہ شرفا کے علماء کی تصحیح کا خلاصہ یہ ہے۔ حمد اُسیکو زیبا ہے جو اسکا مستحق
ہے اور اسیکی اعانت و توفیق درکار ہے علامہ رشید احمد کا جواب مذکور بالکل حق
ہے جس سے مفر نہیں ہو سکتا وصلی اللہ علی خاتم النبیین و علی آلہ وصحبہ وسلم۔ لکھنے کا امر
فرمایا خادم شریعت امیدوار لطف خفی محمد صالح خلف صدیق کمال مرحوم حنفی مفتی
مکہ مکرمہ کان اللہ لہما نے۔
لکھا امیدوار کمال نیل محمد سعید بن محمد بابصیل نے حقتعالے انکو اور انکے مشائخ اور جملہ مسلمانوں کو بخشدے
امیدوار عفو از واہب العطیہ محمد عابد بن شیخ حسین مرحوم مفتی مالکیہ۔

درود وسلام کی بعد۔ جو کچھ علامہ رشید احمد نے جواب دیا ہے کافی ہی اور اسپر اعتماد ہے بلکہ یہی حق ہی جس سے مفر نہیں۔ لکھا حقیر خلف بن ابراہیم حنبلی خادم افتاء مکہ مشرفہ نے۔ اور یہ جو بریلوی کہتا ہی کہ اُسکی پاس مولانا کے فتوی کا فوٹو ہے جسمیں ایسا لکھا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ مولانا قدس سرہٗ پر بہتان باندھنے کو یہ جعل ہے جسکو گھڑ کر اپنی پاس رکھ لیا ہی اور ایسے جھوٹ اور جعل اُسے آسان ہیں کیونکہ وہ اسمیں اُستاذ ونکا استاذ ہے اور زمانہ کے لوگ اسکے چیلے کیونکہ تحریف وتلبیس و دجل ومکر کی اسکو عادت ہے اکثر مہر بن بنا لیتا ہی مسیح قادیانی سی کچھ کم نہیں اسلئے کہ وہ رسالت کا کھلم کھلا مدعی تھا اور یہ مجددیۃ کو چھپائی ہوئے ہی علماء امت کو کافر کہتا رہتا ہے جسطرح محمد عبد الوہاب کے وہابی چیلے امت کی تکفیر کیا کرتے تھے خدا اُسکو بھی انہیں کیطرح رسوا کری۔

عقیدہ [۲۴] درباره امکان و وقوع کذب در کلام باری تعالیٰ

سوال کیا تمہارا یہ عقیدہ ہی کہ حقتعالیٰ کے کسی کلام میں وقوع کذب ممکن ہے یا کیا بات ہے جواب ہم اور ہماری مشائخ اسکا یقین رکھتے ہیں کہ جو کلام بھی حقتعالیٰ سی صادر ہوا یا آئندہ ہوگا وہ یقیناً سچا اور بلاشبہ واقع کی مطابق ہے اسکے کسی کلام میں کذب کا شائبہ اور خلاف کا واہمہ بھی بالکل نہیں اور جو اسکے خلاف عقیدہ رکھے یا اُسکے کسی کلام میں کذب کا وہم بھی کرے وہ کافر ملحد زندیق ہی کہ اُسمیں ایمان کا شائبہ بھی نہیں۔

عقیدہ [۲۵] درباره امکان کذب بسوئے اشاعرہ

سوال کیا تمنے کسی اپنی تصنیف میں اشاعرہ کیطرف امکان کذب منسوب کیا ہی اور اگر کیا ہی تو اس سے مراد کیا ہی اور اس مذہب پر تمہاری پاس معتبر علماء کی کیا کوئی سند ہی واقعی امر

امر ہمیں بتاؤ۔

جواب اصل بات یہ ہے کہ ہماری اور ہندی منطقی وبدعتیوں کے درمیان اس مسئلہ میں نزاع ہوا کہ حقتعالی نے جو وعدہ فرمایا یا خبردی یا ارادہ کیا اُسکے خلاف پر اسکو قدرت ہے یا نہیں سو وہ تو یوں کہتے ہیں کہ ان باتونکا خلاف اسکی قدرت قدیمہ سے خارج اور عقلاً محال ہے انکا مقدور خدا ہونا ممکن ہی نہیں اور حقتعالی پر واجب ہے کہ وعدہ اور خبر اور ارادہ اور علم کی مطابق کرے اور ہم یوں کہتے ہیں کہ ان جیسے افعال یقیناً قدرت میں داخل ہیں البتہ اہل سنت والجماعت اشاعرہ وماتریدیہ سب کے نزدیک اُنکا وقوع جائز نہیں۔ ماتریدیہ کے نزدیک نہ شرعاً جائز نہ عقلاً اور اشاعرہ کے نزدیک صرف شرعاً جائز نہیں۔ پس بدعتیوں نے ہمپر اعتراض کیا کہ ان امور کا تحت قدرت اگر جائز ہو تو کذب کا امکان لازم آتا ہے اور وہ یقینی تحت قدرت نہیں اور ذاتاً محال ہے تو ہمنے ان کو علماء کلام کے ذکر کئے ہوئے چند جوابدیئے جنمیں یہ بھی تھا کہ اگر وعدہ وخبر وغیرہ کا خلاف تحت قدرت ماننے سے امکان کذب تسلیم بھی کرلیا جائے تو وہ بھی تو بالذات محال نہیں بلکہ سفہ اور ظلم کیطرح ذاتاً مقدور اور عقلاً وشرعاً یا صرف شرعاً ممتنع ہے جیسا کہ بہتیرے علماء اسکی تصریح کرچکے ہیں پس جب اُنہوں نے یہ جواب دیکھے تو ملک میں فساد پھیلانیکو ہماری جانب یہ منسوب کیا کہ جناب باری عزاسمہ کیجانب نقص جائز سمجھتے ہیں اور عوام کو نفرت دلائے اور مخلوق میں شہرت پاکر اپنا مطلب پورا کرنیکو سفہاء وجہلا میں اس لغو بات کی خوب شہرت دی اور بہتا نکی انتہا یہاں تک پہنچی کہ اپنی طرف سے فعلیت کذب کا فوٹو وضع کرلیا اور خدا سے ملک علام کا کچھ خوف نکیا اور جب اہل ہند انکی مکاریوں پر مطلع ہوئے تو انہوں نے علماء حرمین سے مدد چاہی کیونکہ جانتے تھے کہ وہ حضرات انکی خباثت اور ہماری علماء کی اقوال کی حقیقت سے بیخبر ہیں اس معاملہ میں ہماری اُنکی مثال معتزلہ

اور اہل سنت والجماعت کیسی ہے کہ معتزلہ نے عاصی کو بجائے سزا کے صواب اور مطیع کو سزا دینا قدرت قدیمہ سے خارج اور ذات باری پر عدل واجب بتاکر اپنا نام اصحاب عدل و تنزیہ رکھا اور علماء اہل السنت والجماعت نے انکی جہالتونکی پروا نہیں کی اور ظلم مذکور میں حق تعالیٰ شانہ کیجانب عجز کا منسوب کرنا جائز نہیں سمجھا بلکہ قدیمہ کو عام کہکر ذات کاملہ سے نقائص کا ازالہ اور جناب باری کے کمال تقدس و تنزیہ کو یوں کہکر ثابت کیا کہ نیکو کار کیلئے عذاب اور بدکار کیلئے ثواب کو تحت قدرت باریتعالیٰ ماننے سے نقص کا گمان کرنا محض فلسفہ شنیعہ کی حماقت ہی اسیطرح ہمنے بھی انکو جواب دیا کہ وعدہ و خبر و صدق وعدہ کیخلاف کو صرف تحت قدرت ماننے سے حالانکہ صرف شرعاً یا شرعاً و عقلاً دونوں طرح وقوع ممتنع ہی نقص کا گمان کرنا تمہاری جہالت کا ثمرہ اور منطق و فلسفہ کی بلا ہی بس بدعتیوں نے تنزیہ کیلئے جو کچھ کیا حقتعالیٰ کی عام و کامل قدرت کا اسمیں لحاظ نہ رکھا اور ہماری سلف اہل السنۃ والجماعۃ نے دونوں امر ملحوظ رکھے کہ حقتعالیٰ شانہ کی قدرت عام رہی اور تنزیہ تمام۔ یہ ہی وہ مختصر مضمون جسکو ہمنے براہین میں بیان کیا ہی اب اصل مذہب کیمتعلق معتبر کتابونکی بعض تصریحات بھی ملاحظہ کیجئے شرح مواقف میں مذکور ہی کہ تمام معتزلہ اور خوارج نے مرتکب کبیرہ کی عذابکو جبکہ بلا توبہ مر جائے واجب کہا ہے اور جائز نہیں سمجھا کہ اللہ اسے معاف کرے اسکی دو وجہ بیان کی ہیں اول یہ کہ حقتعالیٰ نے کبیرہ گناہونپر عذاب کی خبر دی اور وعید فرمائی ہی پس اگر عذاب نہ دے اور معاف کر دے تو وعید کے خلاف اور خبر میں کذب لازم آتا ہی اور یہ محال ہی اسکا جواب یہ ہے کہ خبر وعید سے زیادہ سے زیادہ عذاب کا وقوع لازم آتا ہی نہ کہ وجوب جسمیں گفتگو ہی کیونکہ بغیر وجوب کے وقوع عذاب میں خلف ہے نہ کذب۔ کوئی یوں نہ کہے کہ اچھا خلف اور کذب کا جواز تو لازم آئیگا اور یہ بھی محال ہی کیونکہ ہم اسکا محال ہونا نہیں مانتے اور محال کیونکر ہو سکتا ہی

جبکہ خلف و کذب اُن ممکنات میں داخل ہیں جنکو قدرتِ باریتعالی شامل ہے۔

اور شرح مقاصد میں علامہ تفتازانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے قدرت کی بحث کی آخر لکھا ہی کہ قدرت کے منکر چند گروہ ہیں ایک نظام اور اُسکی تابعین جو کہتی ہیں کہ اللہ تعالی جہل اور کذب و ظلم ونیز کسی فعل قبیح پر قادر نہیں کیونکہ ان افعال کا پیدا کرنا اگر اسکی قدرت میں داخل ہو توان کا حقتعالی سے صدور بھی جائز ہوگا اور صدور ناجائز ہی کیونکہ اگر باوجود علم قبیح کی بے پروائی کے سبب صدور ہوگا تو لازم آئیگا سفہ اور علم نہوگا تو جہل لازم آئیگا۔ جواب یہ ہے کہ حقتعالی کیجانب نسبت کرکے کسی شی کا قبیح ہم تسلیم ہی نہیں کرتے اسلئے کہ اپنی ملک میں تصرف کرنا قبیح نہیں ہوسکتا اور اگر مان بھی لیں کہ قبیح ہر نسبت قبیح ہی تو قدرت حق امتناع صدور کی منافی نہیں ہوسکتا ہی کہ فی نفسہ تحت قدرت ہو مگر مانع کی وجود یا باعث صدور مفقود ہونیکے سبب اسکا وقوع ممتنع ہو۔

مسائرہ اور اسکی شرح مسامرہ میں علامہ کمال ابن ہمام حنفی اور اُنکی شاگرد ابن ابی الشریف مقدسی شافعی رحمہما اللہ یہ تصریح فرمارہی ہیں۔ پھر صاحب العمدہ نے کہا حقتعالی کو یوں نہیں کہہ سکتے کہ وہ ظلم و سفہ اور کذب پر قادر ہی کیونکہ محال قدرت کی تحت میں داخل نہیں ہوتا یعنی قدرت کا تعلق اُسکے ساتھ صحیح نہیں اور معتزلہ کی نزدیک افعال مذکورہ پر حقتعالی قادر تو ہی مگر کریگا نہیں۔ صاحب العمدہ کا کلام ختم ہوگیا (اب کمال الدین) فرماتی ہیں کہ صاحب العمدہ نے جو معتزلہ سے نقل کیا ہی وہ اُلٹ پلٹ ہوگیا کیونکہ اسمیں شک نہیں کہ افعال مذکورہ سے قدرت کا سلب کرنا عین مذہب معتزلہ ہی اور افعال مذکورہ پر قدرت تو ہو مگر باختیار خود انکا وقوع نہ کیا جاوے یہ قول مذہب اشاعرہ کی زیادہ مناسب ہے بہ نسبت معتزلہ کے اور ظاہر ہے کہ اسی قول مناسب کو تنزیہ باریتعالی میں زیادہ دخل بھی ہی بیشک ظلم و سفہ و کذب سے باز رہنا باب تنزیہات سے

ہے اُن قبائح سے جو اُس مقدس ذات کے شایان نہیں پس عقل کا امتحان لیا جاتا ہے کہ دونوں صورتوں میں کس صورت کو حقتعالی کی تنزیہ عن الفحشاء میں زیادہ دخل ہے آیا اس صورت میں کہ ہر سہ افعال مذکورہ پر قدرت تو پائی جائے مگر باختیار و ارادہ ممتنع الوقوع کہا جائے زیادہ تنزیہ ہے یا اسطرح ممتنع الوقوع ماننے میں زیادہ تنزیہ ہے کہ حق تعالی کو ان افعال پر قدرت ہی نہیں۔ بس جس صورت کو تنزیہ میں زیادہ دخل ہو اُسکا قائل ہونا چاہئے اور وہ وہی ہے جو اشاعرہ کا مذہب ہے یعنی امکان بالذات و امتناع بالاختیار۔

محقق دوانی کی شرح عقائد عضدیہ کے حاشیہ کلنبوی میں اسطرح منصوص ہے خلاصہ یہ ہے کہ کلام لفظی میں کذب کا باینمعنی قبیح ہونا کہ نقص و عیب ہے اشاعرہ کے نزدیک مسلم نہیں اور اسلئے شریف محقق نے کہا ہے کہ کذب منجملہ ممکنات کے ہے اور جبکہ کلام لفظی کے مفہوم کا علم قطعی حاصل ہے اسطرح کہ کلام الہی میں وقوع کذب نہیں ہے اور اسپر علماء و انبیاء علیہم السلام کا اجماع ہے تو کذب کے ممکن بالذات ہونیکے منافی نہیں جسطرح جملہ علوم عادیہ قطعیہ باوجود اسکان کذب بالذات حاصل ہوا کرتے ہیں اور یہ امام رازی کے قول کا مخالف نہیں الخ

صاحب فتح القدیر امام ابن ہمام کی تحریر الاصول و ابن امیر الحاج کی شرح تحریر میں اسطرح منصوص ہے اور بات یعنی جبکہ وہ افعال حقتعالی پر محال ہوئے جنمیں نقص پایا جاتا ہے ظاہر ہو گیا کہ اللہ تعالی کا کذب وغیرہ کیساتھ متصف ہونا یقیناً محال ہے نیز اگر فعل باریکا قبیح کیساتھ اتصاف محال نہو تو وعدہ اور خبر کی سچائی پر اعتماد نرہیگا اور نبوت کی سچائی یقینی نرہیگی اور اشاعرہ کے نزدیک حقتعالی کا کسی قبیح کیساتھ یقیناً متصف نہ ہونا ساری مخلوقات کی طرح (بالاختیار) ہے عقلاً محال نہیں چنانچہ تمام علوم جنمیں یقین ہے۔ کہ ایک نقیض کا وقوع ہو وہاں دوسری نقیض محال ذاتی نہیں کہ وقوع مقدر نہو سکے مثلاً مکہ اور بغداد کا موجود ہونا یقینی ہے

مگر عقلاً محال نہیں ہے کہ موجود نہوں اور اب یعنی جب یہ صورت ہوئی تو امکان کذب کے سبب اعتماد کا اٹھنا لازم نہ آئیگا۔ اسلئے کہ عقلاً کسی شے کا جواز مان لینے سے اُسکے عدم پر یقین نہ رہنا لازم نہیں آتا اور یہی استحالہ وقوعی و امکان عقلی کا خلاف (معتزلہ و اہل السنۃ میں) ہر نقص میں جاری ہے کہ حق تعالیٰ کو انپر قدرت ہی نہیں (جیسا کہ معتزلہ کا مذہب ہے) یا نقص کو قدرت حق تعالیٰ شامل ضرور ہے مگر ساتھہ ہی اسکی یقین ہے کہ کریگا نہیں (جیسا کہ اہل سنت کا قول ہے یعنی اُس نقص کے عدم فعل کا یقین ہے) اور اشاعرہ کا مذہب جو ہمنے بیان کیا ہی ایسا ہی قاضی عضد نے شرح مختصر الاصول میں اور اصحاب حواشی نے حاشیہ پر اور ایسا ہی مضمون شرح مقاصد اور چلپی کی حواشی مواقف میں وغیرہ میں مذکور ہے اور ایسی ہی تصریح علامہ قوشجی نے شرح تجرید میں اور قونوی وغیرہ نے کی ہے جنکی نصوص بیان کرنیسے تطویل کے اندیشہ سے ہمنے اعراض کیا اور حق تعالیٰ ہی ہدایت کے متولی ہیں۔

کیا کہتے ہو قادیانی کے بارہ میں جو مسیح و نبی ہونیکا مدعی ہے کیونکہ لوگ تمہاری طرف نسبت کرتے ہیں کہ اس سے محبت رکھتے اور اسکی تعریف کرتے ہو تمہارے مکارم اخلاق سے امید ہے کہ ان مسائل کا شافی بیان لکھوگے تاکہ قائل کا صدق و کذب واضح ہو جائے اور جو شک لوگوں کے مشوش کرنیسے ہمارے دلونمیں تمہاری طرف سے پڑ گیا ہی وہ باقی نرہے۔

ہم اور ہمارے مشائخ سب کا مدعی نبوت و مسیحیت قادیانی کے بارہ میں یہ قول ہے کہ شروع شروع جبتک اُسکی بدعقیدگی ہمیں ظاہر نہوئی بلکہ یہ خبر پہونچی کہ وہ اسلام کی تائید کرتا اور تمام مذاہب کو بدلائل باطل کرتا ہے تو جیسا کہ مسلمان کو مسلمان کیساتھہ زیبا ہے ہم اُسکے ساتھہ حسن ظن رکھتے اور اُسکے بعض ناشائستہ اقوال کو تاویل کرکے محمل حسن پر حمل کرتے رہے اسکے

بعد جب اُس نے نبوت و مسیحیت کا دعوی کیا اور عیسی مسیح کی آسمان پر اُٹھائے جانیکا منکر ہوا اور اسکا خبیث عقیدہ اور زندیق ہونا ہم پر ظاہر ہوا تو ہمارے مشائخ نے اُسکے کافر ہونیکا فتوی دیا۔ قادیانی کے کافر ہونیکی بابت ہمارے حضرت مولینا رشید احمد گنگوہی کا فتوی طبع ہو کر شائع بھی ہو چکا بکثرت لوگوں کے پاس موجود ہے کوئی چھپی ڈھکی بات نہیں مگر چونکہ مبتدعین کا مقصود یہ تھا کہ ہندوستان کے جہلا کو ہم پر برافروختہ کریں اور حرمین شریفین کے علماء و اشراف و قاضی ورؤسا کو ہم سے متنفر بنائیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اہل عرب ہندی زبان اچھی طرح نہیں جانتے بلکہ اُن تک ہندی رسائل و کتابیں پہنچتی بھی نہیں اسلئے ہم پر یہ جھوٹ افترا باندھی۔ سو خدا ہی سے مدد درکار ہے اُسی پر اعتماد ہے اور اُسیکا تمسک۔ جو کچھ ہمنے عرض کیا یہ ہمارے عقیدے ہیں اور یہی دین و ایمان ہے سو اگر آپ حضرات کی رائے میں صحیح و درست ہوں تو اُسپر تصحیح لکھکر مُہر سے مزین کر دیجئے اور اگر غلط و باطل ہوں تو جو کچھ آپکے نزدیک حق ہو وہ ہمیں بتائیے ہم انشاء اللہ حق سے تجاوز نہ کرینگے اور اگر ہمیں آپکے ارشاد میں کوئی شبہ لاحق ہوگا تو دوبارہ پوچھ لینگے یہاں تک کہ حق ظاہر ہو جاوے اور خفا نرہے اور ہماری آخری پکار یہ ہے، کہ سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جو پالنے والا ہے تمام جہان کا اور اللہ کا درود و سلام نازل ہو اولین و آخرین کے سردار محمد پر اور انکی اولاد و صحابہ و ازواج و ذریات سب پر۔

زبان سے کہا اور قلم سے لکھا خادم الطلبہ کثیر الذنوب والآثام حقیر خلیل احمد نے خدا ان کو توشۂ آخرت کی توفیق دے یوم دوشنبہ ۱۸ ماہ شوال

سنہ ۱۳۲۵ھ

تمام شد

خلاصۂ تصادیق علمائے ہندوستان

تصدیق زبدۃ المحدثین حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب مدرس اول مدرسۂ دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں اس رسالہ کے ملاحظہ سے مشرف ہوا جسکو پیشواء علماء انام مولانا مولوی خلیل احمد صاحب نے لکھا ہے واقعی حق صریح بیان کیا اور اہل حق سے بدگمانی زائل فرمائی اور یہی ہمارا اور ہمارے جملہ مشائخ کا عقیدہ ہے اسمیں کچھ شک نہیں۔

صفوۃ الصلحاء حضرت مولانا الحاج میر احمد حسن صاحب امروہی

مجیب محقق وہ شخص ہے جو حق تعالیٰ کے انعام و افضال کا مورد اور محققین زمانہ میں پیشوا ہے پس حق یہ ہے کہ جو کچھ لکھا صواب لکھا اور جو جواب دیا ایسا عمدہ دیا کہ باطل نہ اسکے آگے آسکتا ہے نہ پیچھے سے اور یہی حق صریح ہے جسمیں شک نہیں اور یہ سب ہمارا اور ہمارے مشائخ و پیشوایان کا عقیدہ ہے پس جسنے ہمپر یا ہمارے باعظمت مشائخ پر کوئی قول جھوٹا باندھا تو وہ بلاشبہ افترا ہے۔

عمدۃ الفقہا حضرت مولانا المولوی عزیز الرحمن صاحب

مولانا الحاجی حافظ خلیل احمد صاحب مدرس اول مدرسہ مظاہر العلوم واقع سہارنپور نے

مسائل کی تحقیق ہیں وہ سب حق ہی میری نزدیک اور میری مشائخ کا عقیدہ ہو انکو عمدہ جزا دی قیامت کیدن۔

کلمات حکیم الامۃ حضرت مولانا الحاج الحافظ محمد اشرفعلیصاحب دام اللہ فیوضہم

میں اسکا مقر اور معتقد ہوں اور رافتراکرنیوالونکا معاملہ اللہ تعالی کی حوالہ کرتا ہوں۔

تصدیق شیخ الاتقیاء حضرت مولانا الحاج الحافظ الشاہ عبد الرحیم صاحب رح

جو کچھ اس رسالہ میں لکھا ہی حق صحیح اور موجود ہے کتابونمیں نص صریح کیساتھ اور یہی میرا اور میری مشائخ کا عقیدہ ہے اسی پر اللہ ہمکو جلاوی اور اسی پر موت دے۔

تسطیر امام الفضلاء حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد حسن صاحب رح

یہ تقریر حق ہی ہمارے نزدیک اور عقیدہ ہی ہمارا اور ہمارے مشائخ کا۔

تحریر شریف جامع الکمال جناب مولانا الحاج المولوی قدرت اللہ صاحب رح

یہی ہے حق اور صواب۔

تحریر ذو الفہم الثاقب حضرت مولانا الحاج المولوی حبیب الرحمٰن صاحب رح نائب مہتمم مدرسہ دیوبند

سوالات مذکورہ کی جوابیں وہی حق اور صواب ہے اور اسکے مطابق ہی جو سنت کتاب کہہ رہی ہے اور ہم اسکو دین قرار دیتے ہیں اللہ کیلئے اور یہی عقیدہ ہی ہمارا اور ہماری تمام مشائخ رحمہم اللہ کا

تحریر بقیۃ السلف حضرت مولانا الحاج المولوی محمد احمد صاحب رح مہتمم مدرسہ دیوبند

جو کچھ لکھا علامہ یکتائے زمانہ نے وہی حق اور صواب ہے۔

تحریر جامع المعقول والمنقول مولانا الحاج المولوی غلام رسول صاحب

قول حق اور کلام صادق ہی اور یہی ہمارا اور ہماری تمام مشائخ کا عقیدہ ہی۔

تحریر جناب مولانا المولوی محمد سہول صاحب بھاگلپوری (سابق) مدرس دیوبند

مولانا خلیل احمد صاحب نے جو واقعی تحریر فرمایا ہے وہ اس قابل ہیں کہ انپر اعتماد کیا جاوی اور ان سب کو مذہب قرار دیا جاوی اور یہی عقیدہ ہی ہمارا اور ہماری مشائخ کا۔

تحریر فاضل بےنظیر جناب مولانا المولوی عبد الصمد صاحب مدرس دیوبند

یہ ساری جوابات اس لائق ہیں کہ اہل حق انکو عقیدہ بناویں اور مستحق ہیں کہ دین متین میں مضبوط علماء انکو تسلیم کریں اور یہی ہماری اور ہمارے مشائخ کی عقیدے ہیں اور ہم متمنی ہیں اللہ سے کہ انہیں پر چلاوی اور ماری اور ہمکو داخل فرمائی جنت میں ہماری بزرگ استاذوں کیساتھ۔

تحریر شمس فلک الشریعۃ البیضا حضرت الحاج الحکیم محمد اسحاق صاحب نہٹوری ثم دہلوی

جو کچھ اسمیں ہے بلا شک و ریب میں تصدیق کرتا ہوں۔

تحریر منیف ذورۃ سنام الدین جناب مولانا الحاج المولوی ریاض الدین صاحب (سابق) مدرس مدرسہ عالیہ میرٹھ

مجیب نے درست بیان کیا

تحریر مقتدای انام جناب مولانا المفتی کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ھند دہلی

میں نے تمام جوابات دیکھے پس سب کو ایسا حق صریح پایا کہ اسکے ارد گرد بھی شک یا ریب نہیں گھوم سکتا اور یہی میرا اور میری مشائخ رحمہم اللہ کا عقیدہ ہی۔

تحریر جامع العلوم جناب مولانا المولوی ضیاء الحق صاحب مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

مجیب نے درست بیان کیا جواب صحیح ہے

تحریر منیف عمدۃ الاقران والاماثل جناب مولانا الحاج المولوی عاشق الٰہی صاحب میرٹھی مدظلہ

یہ سوالات کے جوابات صادق اور صائب ہیں اور میرے نزدیک بلا ریب حق ہیں یہی میرا اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے ہم بزبان اسکے مقرّ اور بدل اسکے معتقد ہیں۔

تحریر ذو المجد الفاخر جناب مولوی سراج احمد صاحب دام فیضہ مدرس مدرسہ سردھنہ ضلع میرٹھ

بیشک اسمیں نصیحت ہے اسکے لئے جو صاحب دل ہو یا متوجہ ہو کر کان لگائے

تصدیق جناب مولانا مولوی محمد قاسم صاحب مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

جواب صحیح ہے۔

تحریر مخزن محاسن الاخلاق جناب مولوی قاری محمد اسحاق صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ

جو کچھ علامہ نے تحریر فرمایا ہے وہ بلا ریب حق و صحیح ہے۔

تحریر طبیب الامراض الروحانیہ جناب مولوی حکیم مصطفے صاحب

بیشک یہ قول فیصل ہے اور بے معنی نہیں۔

تصدیق حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد مسعود احمد صاحب گنگوہی

العبد محمد مسعود احمد بن حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ العزیز۔

تحریر شریف منطقۃ بروج الفضائل جناب مولانا المولوی محمد یحیی صاحب سہارنپوری مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں نے یہ جوابات دیکھے تو انکو پایا قول حق واقع کے مطابق اور کلام راست جسکو ہر قانع ومخالف قبول کرے اسمیں شک نہیں ہدایت ہے پرہیزگاروں کیلئے جو حق کو مانتے اور گمراہوں گمراہ کرنیوالونکی واہیات سے منہ پھیرتے ہیں۔

تحریر ناشر العلوم والفنون جناب مولانا المولوی کفایت اللہ صاحب گنگوہی مدرس سہارنپور

یہ تحریر پاکیزہ اور مختصر وثیقہ ہے ہر باب میں صواب اور یہ فضل الٰہی ہے جسکو چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے وہی ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے سیدھے راستہ کی۔

خلاصۂ تصدیقات

علماء مکہ مکرمہ

جنمیں سب سے مقدم حضرت شیخ العلماء مولانا محمد سعید بابصیل کی تصدیق منیف وتحریر شریف ہدیۂ ناظرین کیجاتی ہے

تقریظ

مرقومہ شیخ اعظم صاحب فضیلت تامہ پیشوائے علماء ومقتدائے فضلاء مشائخ کرام کی سردار باعظمت اصفیاء دین مستند محترم

اہل زمانہ وقطب آسمان علوم ومعرفت حضرت مولانا شیخ محمد سعید بابصیل شافعی شیخ علماء مکہ مکرمہ وامام وخطیب مسجد حرام ومفتی شافعیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد (حمد وصلوۃ کے واضح ہو) میں نے بڑے زبردست ونہایت سمجھدار عالم کہ یہ جوابات جو سوالات مذکورہ کے متعلق اُنہوں نے لکھے ہیں غور کیساتھ دیکھے پس اُنکو نہایت درجہ درست پایا حق تعالے جواب لکھنے والے میری بھائی اور عزیز یکتا شیخ خلیل احمد کی تحریر مشکور فرمائے اور اُن کی صلاح وجلالت کو دارین میں دائم رکھے اور انکی ذریعہ سی گمراہوں اور حاسدوں کے سروں کو قیامت تک بجاہ سید المرسلین توڑتا رہے آمین ثم آمین۔ مہر

تقریظ

مقتدائے صاحب جلالت وفاضل باعظمت چشمہ علوم وخزانہ فہوم روشن سنت کے زندہ کرنیوالے تاریک بدعت کی مٹانیوالے مولانا شیخ احمد رشید خان نواب مکی

میں نے ان لطیف مسائل شرعیہ کے جوابات علیہ کو خوب غور سے دیکھا جو ایسے شخص کے لکھے ہوئے ہیں جو بڑے صاحب فضل عالم اور فضلاء کی آنکھونکی پتلی اور صاحب کمال انسان کی آنکھ ہیں معصروں میں منتخب اور سلف کا نمونہ ہیں شرک کے اکھیڑنیوالی بدعتوں کے مٹانیوالے کجی وگمراہی والوں کو تباہ کرنیوالے اور بددین سرکش بدعتیوں کے گردنوں پر اللہ کی تلوار بنے ہوی ہیں محدث یگانہ اور فقیہ یکتا یعنی سیدی ومولائی وملاذی حضرت حافظ حاجی شیخ خلیل احمد صاحب حق تعالی کیطرف سے ہمیشہ ہمیشہ انکی تائید ہوتی رہے پس اللہ ہی کیلئے ہے خوبی ان فاضل ادیب اور صاحب معرفت عاقل اور ماہر کلام دانا کے کہ شرع شریف کی حمایت اور دین مبین کی حفاظت اور مذہب حق کی نگہبانی کیلئے طیار ہوئے اور حق کا منارہ اونچا کر دیا ہدایت کی نشان بلند کیے

اسکی بنیاد مضبوط کی اسکے ستون محکم کئے اور اسکی دلیل واضح کردی کتنا سلیس بیان
اور کسقدر صاف زبان اور کیسی فصیح تقریر ہے کہ واقعی پردہ اٹھادیا اور اندھاپن مٹادیا
دشمنونکی زبان بند کردی اور انکو ذلت وہلاکت کی کپڑے پہنادئے اور طالبان ہدایت کیلئے
حق کے راستے روشن کردئے گندے کو پاک سے جدا اور درست وصحیح کو ظاہر کردیا اور حدیث و قرآن
کی موافقت کی اور مضامین عجیب بیان فرمائے واقعی اسمیں اہل عقل کیلئے پوری نصیحت ہے
اہل شک کا شک زائل کردیا اور خلط ملط کرنیوالونکی گٹھڑ کھولدی تحریف کرنیوالونکا گروہ منتشر
بنادیا اور فتنہ پردازونکا اجتماع متفرق اور ملحدونکی جماعت کو تباہ کردیا بدعتیوں کے کلیجے پہاڑ
دئے اور گمراہوں کے لشکرونکو توڑدیا اور گمراہ کرنیوالونکی سپاہ کو بہگادیا دین کے دشمنونکو ہلاک
اور تغیر تبدل کرنیوالونکو خوار کیا شیطان کے بھائیونکو ذلیل بنایا اور مشرکوں کے کردار باطل کردئے
پس ستمگارونکی جڑ ہی کٹ گئی اللہ رب العالمین کا شکر ہے اور کیوں نہو اللہ کا گروہ ہمیشہ غالب
ہی رہا ہے۔ پس اللہ کیلئے ہی مولانا کی خوبی کہ جو جواب ہا درست وصحیح دیا اللہ انکو اسلام و اہل
اسلام کیطرف سے بہتر جزا عطا فرماوے آمین ثم آمین آمین آمین ایکبار آمین کہنے پر راضی نہوں گا
یہانتک کہ ہزار بار آمین نہ کہی جاوے۔ یوم پنجشنبہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۲۸ ہجری نبوی۔

تقریظ

مہر

پیشوائے اتقیا سالکین و مقتدائے فضلاء عارفین جنید زمانہ شبلی وقت
مخدوم الانام چشمہ فیض برائے خواص و عوام جناب مولانا شیخ
محب الدین صاحب مہاجر مکی حنفی

تمام جوابات صحیح ہیں لکھا ولی کامل شیخ حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ کے خادم محب الدین مہاجر مکہ معظمہ نے

تقریظ

جو نیکوکار پرہیزگاروں کے سردار اولیا اور عارفین کے پیشوا دائرہ فنون عربیہ کے مرکز اور آسمان علوم عقلیہ کے قطب جناب مولانا شیخ محمد صدیق افغانی نے تحریر فرمائی

جو کچھ مولانا شیخ خلیل احمد صاحب نے اس رسالہ میں لکھا ہے وہ حق صحیح ہے جسمیں کچھ شک نہیں اور حق کے بعد کچھ نہیں بجز گمراہی کے اور یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے تمام مشائخ رضی اللہ عنہم کا چونکہ شیخ العلماء حضرت محمد سعید بابصیل تمام علماء مکہ مکرمہ کے سردار اور انکے امام ہیں لہذا انکی تصدیق و تقریظ کے بعد کسی عالم کی علماء مکہ مکرمہ میں سے تقریظ کی حاجت نہیں مگر تاہم مزید اطمینان کیواسطے جن بعض علماء مکہ معظمہ کی تصدیقیں بلاجد وجہد حاصل ہوئیں وہ ثبت کردی گئیں اور اسیوجہ سے اُس تنگ وقت میں جو کہ بعد از حج قبل از روانگی مدینہ منورہ جو تصدیقیں میسر ہوئیں انہیں پر اکتفا کیا گیا۔ حالانکہ مخالفین نے اپنی سعی مخالفت وغیرہ میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا تھا۔ اسیوجہ سے جناب مفتی مالکیہ اور انکے بھائی صاحب نے بعد اسکے کہ تصدیق کردی تھی مخالفین کی سعی کیوجہ سے اپنی تقریظ کو بحیلہ تقویت کلمات لے لیا اور پھر واپس کیا اتفاق سے انکی نقل کرلیگئی تھی سو ہدیۂ ناظرین ہے۔

تقریظ

مولانا العلام الامام الہمام الفقیہ الزاہد والفاضل ماجد حضرت مع لانا الشیخ محمد عابد مفتی المالکیہ ادامہ اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

سب تعریف اللہ کو جسنے اپنے متقی بندوں میں جسکو چاہا دین کا منارہ قائم رکھنے کی توفیق

بخشتی کہ شریعت محمدیہ کے ہر مخالف اور جھوٹی نسبت کرنیوالے کا قلع وقمع کرے۔

اما بعد میں اس تحریر پر اور جو کچھ ان چھبیس ۲۶ سوالات پر تقریر ہوئی ہے سب پر مطلع ہوا تو میں نے اسکو لکھا ہوا حق پایا اور کیوں نہو یہ تقریر ہے دین کے بازو مسلمانوں کے پناہ کی کہ جنکا عمدہ بیان آیات تمکین کا واضح کرنیوالا ہے یعنی بزرگ حاجی خلیل احمد صاحب ہدایت کی معراج پر سدا چڑھتے اور صاحب نصیب رہیں آمین اللہم آمین حکم کیا اسکے لکھنے کا محمد عابد حسین مفتی مالکیہ نے۔

مہر

تقریظ

الشیخ الاجل والحبر الاکمل حضرت مولانا محمد علی بن حسین مالکی مدرس حرم شریف برادر مفتی صاحب ممدوح انار اللہ برہانہ

تمام حمد اللہ کیلئے ہے اسکی نعمتوں پر اور درود وسلام سردار انبیا سیدنا محمد اور اُنکی اولاد کرام واصحاب عظام پر۔ اما بعد کہتا ہے بندہ حقیر محمد علی بن حسین مالکی مدرس وامام مسجد حرام کہ عالم محقق یگانہ مولوی حاجی حافظ شیخ خلیل احمد نے ان چھبیس ۲۶ سوالوں پر جو کچھ لکھا ہے تمام محققین کے نزدیک وہی حق ہے کہ باطل نہ اسکے آگے سے آسکتا ہے نہ پیچھے سے پس اللہ انکو جزائے خیر دے اور ہمیں اور انکو ہمیشہ نیک اعمال وحسن شمار کی توفیق بخشے آمین اللہم آمین

لکھا محمد علی بن حسین مالکی مدرس وامام مسجد مکی نے

مہر

خلاصۃ التصادیق

علماء مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً

حضرت مولانا سید احمد برزنجی شافعی سابق مفتی آستانۂ نبویہ دام فیضہم

نے اسکی تصدیق میں ایک رسالہ تحریر فرمایا اُسکے اول و وسط و آخر کا

خلاصہ یہ ہے

مولانا ممدوح نے شروع رسالہ میں یوں تحریر فرمایا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم، سب تعریف زیبا ہے اللہ کو جسکیلئے اُسکی ذات وصفات میں کمال مطلق ثابت ہے، منزہ ہے حدوث، اور اُسکی علامات سے حکیم ہے اپنی افعال میں سچا ہی اپنی اقوال میں معزز ہے اُسکی ثنا اور عالی ہی اُسکی شان واجب ہے ہمپر اُسکا شکر اور اُسکی حمد اور درود وسلام ہماری سردار ومولی محمد پر جنکو بھیجا اللہ نے دنیا جہان کیلئے رحمت بناکر اور اُنکا وجود بنایا تمام اگلے پچھلوں کیلئے نعمت اور ختم کیا اُنکی نبوت ورسالت پر جملہ انبیاء کی نبوت اور رسولوں کی رسالت کو اور سلام انکی اولاد واصحاب تمام اُن لوگوں پر جو اُنکے طریقہ پر چلیں قیامت کے دن تک۔ اما بعد ہماری پاس تشریف لائی مدینہ منورہ اور آستانہ نبویہ میں جناب علامہ فاضل اور محقق کامل ہند کے مشہور علماء میں سے ایک مولانا شیخ خلیل احمد صاحب بہترین خلق سید الانام والمرسلین سیدنا ومولانا محمد علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کی زیارت سے مشرف ہونیکے وقت اور ایک رسالہ پیش فرمایا جسمیں ان سوالات کے جوابات تھے جو اُنکی مذہب اور عقائد اور انکی صاحب فضل مشائخ کے عقیدوں کی حقیقت وماہیت ظاہر کرنیکے لئے انکی جانب کسی عالم کیطرف سے بھیجے گئے تھے اور شیخ ممدوح مجھسے اس امر کے خواہاں ہوئے کہ میں ان جوابات میں نظر کروں چشم انصاف سے اور حق سے انحراف کرنیسے بچکر اور زیادتی چھوڑ کر پس میں نے انکی خواہش کیموافق اور آرزو پوری کرنیکو ان اوراق میں جہاں تک میری نظر پہونچی وہ تحقیقات جمع کردیں جنکو ان پیشوایان دین کے چراغدان سے اخذ کیا ہی جنکا اقتدا کیا جاتا ہے اللہ کی مضبوط رسی کے مضبوط تھامنے میں اور میں نے اسکا نام کمال التنقیح والتقویم بعوج الافہام عما یجب باللہ القدیم رکھا اور اس رسالہ کے یہ نام رکھنے کیوجہ یہ ہے کہ رسالہ میں جن سوالات کی جوابات دئے

ہیں اگرچہ قسم قسم کے اور فروع واصول کی مختلف احکامات کیمتعلق ہیں مگر سب میں زیادہ
اہم وہ مسئلہ ہے جو حق تعالی کے کلام نفسی و لفظی میں صدق کی ضروری ہونیسے متعلق ہے
اور اسیکے اہم ہونیکی وجہ سی اس بحث پر گفتگو کو دوسری جوابوں پر مقدم کرتا ہوں اور اللہ ہی سے
مدد چاہی جاتی ہے اور اسیکی طرف سے توفیق ہے اور اسی پر بھروسہ اسکے بعد کلام لفظی و نفسی کی
تحقیق اور اسمیں صدق و کذب کی تشریح اور علمار مذہب کی تنقید و اختلاف وغیرہ نقل
فرمائی (اور اپنے رسالہ شریفہ کی وسط میں پہلی بحث کی آخر یوں تحریر فرماتی ہیں)
اور جب تو ای مخاطب اس شافی بیان پر مطلع ہو گیا اور کافی فہم سلیم کے ذریعہ سی اسکو سمجھلیا تو
معلوم کرلیگا کہ جو کچھ فاضل شیخ خلیل احمد نی تئیسویں و چوبیسویں و پچیسویں سوال کے جوابمیں
ذکر کیا ہے وہ موجود ہے بہتیری معتبر اور متاخرین علمار کلام کی متداول کتابونمیں مثلاً مواقف
اور مقاصد اور تجرید و مسائرہ وغیرہ کی شروحات میں اور خلاصہ ان جوابات کا جنکو شیخ
خلیل احمد صاحب نے ذکر کیا ہے مذکورہ علمار کلام کی اس مضمون میں موافقت ہے کہ کلام لفظی میں
اللہ تعالی کی وعدہ اور وعید اور سچی خبر کا خلاف کرنا حق تعالی کی قدرت میں داخل ہے جو انکی نزدیک
امکان ذاتی کو مستلزم ہی مع اس امر کے جزم اور یقین کے کہ اس خلاف کا وقوع ہرگز نہوگا
اور اتنا کہنے سی نہ کفر لازم آتا ہے نہ عناد اور نہ دین میں بدعت اور نہ فسق اور کیسے لازم آسکتا ہے
حالانکہ تو معلوم کرچکا ہے کہ یہ مذہب بالکل موافق ہے انکی جنکا ذکر ہم اوپر کرچکے ہیں چنانچہ
تو مواقف اور اسکی شرح وغیرہ کی عبارتیں جنکو ہمنے ابھی نقل کیا ہی دیکھ چکا ہے پس شیخ
خلیل احمد ان حضرات علمار کی دائرہ سی باہر نہیں ہیں لیکن باوجود اسکے میں انسی اور نیز تمام علمائ
ہند سی بطور نصیحت کہتا ہوں کہ سب علماء کو مناسب ہے کہ ان باریک مسائل اور انکی دقیق احکام
میں خوض نہ کیا کریں جنکو عوام تو کیا سمجھینگے بڑے علمار بھی سوائے بجز ایک دو اخص الخواص عالم کے

دوسری عالم بھی نہیں سمجھ سکتے اسلیئے کہ جب وہ کہیں گے کہ اللہ کی دی ہوئی خبر اور وعید کی خلاف کرنا اللہ تعالیٰ کی قدرت میں داخل ہی اور واقعی اس سے لازم آیا اس کلام لفظی میں جو اللہ کیجانب منسوب ہے کذب کا امکان بالذات نہ بالوقوع اور اسکو پھیلائینگے تمام لوگوں میں تو عوام کے ذہن فوراً اُسیطرف آئینگے کہ یہ لوگ کلام خداوندی میں کذب کے جواز کے قائل ہیں پس اُسوقت ان عوام کی حالت ان دو امر میں مترددہوگی کہ یا تو جسطرح انکی سمجھ میں آیا ہی اُسیکو قبول کرکے مان لینگے پس کفروالحاد میں گر پڑینگے اور یا یہ کہ اسکو قبول نہ کرینگے اور پوریطرح انکار کرینگے اور اسکے قائل پر طعن و تشنیع کرینگے اور انکو کفروالحاد کیطرف نسبت کرینگے اور یہ دونوں باتیں دین میں فساد عظیم ہیں پس اسوجہ سی انپر واجب ہے کہ ان مسائل میں غور خوض نہ کریں ہاں اگر کوئی ضرورت ہی سخت پیش آجائے تو مجبوری ہے کہ ایسے شخص کو مخاطب بناکر مطلب سمجھادیں جو صاحب دل ہو کہ بتوجہ کان لگاکر سنے اور ہمکو اللہ نے توفیق عطا فرمائی ہی اپنے ارشاد اور ہدایت سے اس راستہ چلنے کی جسمیں اس بڑے خطرہ میں واقع ہونیسے نجات ہے صحیح و مستقیم صورت سے اور اللہ کا شکر ہے جو پالنے والا ہے تمام جہان کا۔ اور فرمایا اپنی رسالہ شریفہ کے آخر میں جسکی عبارت یہ ہے۔

اور جب اس مقام تک تقریر پہونچ چکی تو اب ایک قول عام بیان کرتے ہیں جو اس تمام رسالہ کے ان ۲۶ چھبیس جوابات پر مشتمل ہی جسکو علامہ فاضل شیخ خلیل احمد نے اسمیں نظر کرنے اور اسکے احکامات میں غور کرنے کیلئے ہمارے سامنے کیا ہی کہ واقعی ہم نے ایک بات بھی اسمیں ایسی نہیں پائی جس سے کفر یا بدعتی ہونا لازم آئے بلکہ ان تین مسائل کے علاوہ جنکو ہمنے ذکر کیا ہی کوئی مسئلہ ایسا بھی نہیں جسپر کوئی باریک بینی اور کسی انتقاد کی گنجائش ہو اور یہ بات سبکو معلوم ہی کہ کوئی عالم جو کتاب تصنیف کرے اپنی تحریر میں کسی مقام پر لغزش کہا جانیسے سالم نہیں رہسکتا چنانچہ یہ مثل مشہور ہی قدیم سے کہ جو مولف بناوہ نشانہ بنا اور امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ ہم میں کوئی

بھی ایسا نہیں جس نے دوسری پر رد نہ کیا ہو یا جس پر رد نہ ہوا ہو بجز اس بزرگ قبر والی یعنی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہمکو اللہ کافی و وافی ہے۔ اور سب تعریف اللہ کو جو رب ہے تمام عالم کا ختم ہوئی اس رسالہ کی ترتیب و کتابت۔ دوسری ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۶ھ کو

شیخ ممدوح کے اس رسالہ پر جو تمامہا علیحدہ طبع ہو چکا ہے اور اس مختصر رسالہ میں جسکا مقصود اجوبۂ مذکورہ پر تقریظ و تنقید کرنیوالی اصحاب کی عبارت و مواہیر کا نقل کرنا ہے اس رسالہ کے اول و آخر و اوسط تین مقامات لکھدیئے گئے ہیں مفصلہ ذیل علما کی مواہیر ثبت ہیں

المدرس بمدرسة الشفا
عيسى رسوخي ١٣٢٣

المدرس في الحرم النبوي البخاري الحنفي
ملا محمد خان ١٣٢٠

خادم العلم بالحرم الشريف النبوي
الحاجي فيض الكريم خليل بن ابراهيم

محمد العزيز الوزير التونسي

شيخ المالكية بحرم خير البريه
احمد السيد الجزائري

خادم العلم بالمسجد الشريف النبوي
عمر بن حمدان المحرسي

خادم العلم بالمسجد النبوي
محمد زكي البرزنجي
محمد السوسي الخياري

من مشاهير علماء العرب
احمد بن المامون البلغيثي ١٣٢٨

خادم العلم الشريف في دمشق الشام وخطيب جامع السروجي
محمد توفيق

خادم العلم والمدرس في باب السلام
موسى كاظم بن محمد

خادم العلم الشريف النبوي
احمد معصوم سيد

خادم العلم بالمسجد الشريف النبوي
احمد بن محمد خير الحاج العباسي

من علماء العرب
عبد الله القادر بن محمد بن سودة العرسي وليه

خادم العلم الشريف في بلد النبي صلى الله عليه وسلم
ابن نعمان محمد منصور ١٣٢٦

المدرس بالحرم الشريف النبوي
ملا عبد الرحمن

الفقير اليه عز شانه حق الورى الشهير بالفراء الدمشقي
يسين عفي عنه ١٣٢٦

خادم العلم بالحرم الشريف النبوي
محمد عبد الجواد ١٣٢٠

خادم العلم بالحرم الشريف النبوي
احمد بساطي

خادم العلم بالحرم الشريف النبوي
محمد حسن سندي ١٣٢١

خادم العلم في الحرم الشريف النبوي
احمد بن حمد اسعد ١٣٢٦

الفقير النابلسي خادم العلم بالحرم النبوي
عبد الله ١٣٢٨

خادم العلم بالحرم الشريف النبوي
محمد بن عمر الفلاني

نقل تقریظ

جسکو اصل رسالہ اجوبہ پر تحریر فرمایا حضرت شیخ علماء کرام اور سند اصفیاء عظام روشن سنت کی زندہ کرنیوالی اور شقاق ملۃ کی بازو بسرداران با عظمت کی مقتدا اور جلالت مآب صاحبان فضل کی پیشوا جناب شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی مالکی مدنی نے۔

علامہ شیخ خلیل احمد کے رسالہ کو مطالعہ کیا جو کچھ اسمیں ہے اسکو بالکل مذہب اہل سنت کیموافق پایا اور کسی مسئلہ میں گفتگو کی گنجائش نہ پائی بجز ذکر مولود شریف کی وقت مسئلہ قیام اور ان حالات میں جن سے تعرض کیا ہے اور حق وہی ہے جیسا کہ شیخ نے بھی اسکی طرف اشارہ کیا بلکہ بعض کی تصریح بھی کردی ہے کہ مولود شریف اگر عارضی نامشروع باتوں سے سالم ہو تو وہ فعل مستحب ہے اور شرعاً پسندیدہ چنانچہ مدت سے اکابر علماء کی نزدیک معروف ہے اور اگر منکرات سے سالم نہو جیسا کہ استاذ نے ذکر فرمایا ہے کہ ہند میں عموماً ایسا ہی ہوتا ہے اور ہند کی علاوہ دوسری جگہ شاذ و نادر ایسا ہوتا ہوگا بلکہ وہ باتیں جنکا ہند میں واقع ہونا بیان کیا گیا ہے دوسری جگہ ہم نے واقع ہوتی بھی نہیں سُنا تو اس پیش آجانیوالی وجہ سے ایسی مجلس مولود سے ضرور منع کیا جائیگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ وجود اور عدم ملول کا مدار علت پر ہوگا کہ جہاں مولود میں کوئی امر نامشروع پایا جائیگا وہاں اس شئے کا چھوڑنا بھی ضرور ہوگا جو اس نامشروع کا وسیلہ ہے اور جہاں کوئی امر ناجائز نہو وہاں اس ذکر کا جو مسلمانوں کا شعار ہے ظاہر کرنا مستحب ہوگا۔ اور بائیسویں سوال کا یہ مسئلہ کہ جو شخص معتقد ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کی عالم ارواح سے دنیا میں تشریف لانیکا الخ پس کبھی خواص میں سے کسی بزرگ کیلئے کسی خاص وقت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح کی تشریف لانے میں تو کچھ استبعاد نہیں کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے اور اتنی بات کا عقیدہ رکھنے والا بھی غلطی پر بھی نہ سمجھا جائیگا کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف

ہیں زندہ ہیں باذن خداوندی کون ہیں جو چاہتے ہیں تصرف فرماتی ہیں مگر نہ بایںمعنی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفع ونقصان کے مالک ہیں کیونکہ نفع اور ضرر پہنچانیوالا بجز اللہ کی کوئی نہیں چنانچہ ارشاد خداوندی ہے کہ کہدو اے محمد میں مالک نہیں اپنی نفس کیلئے بھی نفع کا اور نقصان کا مگر جو کچھ اللہ چاہے ،، اب رہا پیدائش کی ازسرنو ہونیکا عقیدہ سو کسی پوری عقل والی سے اسکا احتمال بھی نہیں ہوتا ہاں استاذ کا یہ فرمانا کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا اخطا وار اور مجوس کے فعل سے مشابہت کرنیوالا ہے سو استاذ کو زیبا تھا کہ کوئی اور عبارت اس سے بہتر ہوتی جو انپر اسلام کا حکم قائم رکھتی مثلاً یوں فرماتی کہ اسمیں کچھ مشابہت ہے واللہ اعلم اور بچیسویں سوال میں کلام کے مسئلہ کیمتعلق مین کہتا ہوں کہ مسئلہ میں اختلاف مشہور ہے اور مناسب ہے کہ ایسی مسئلو میں بدعتیوں کے ساتھ گفتگو اور خوض نہ کیا جاوے اور استاذ یقیناً اہل سنت کا کلام نقل کر رہے ہیں اور جب کلام اہل السنۃ کی ناقل ہوے تو بہر حال ہدایت پر ہوے اسی وسیلہ میں مسطور ہے ہر وہ رائے جو سلف کی تابع ہو مسئلہ اتفاقیہ میں ہو یا اختلافیہ میں تو اس رائے کو کون شخص گمراہی کہہ سکتا ہے نہیں ہرگز نہیں نہ وہ ضلال ہے نہ اضلال البتہ ہر وہ مسئلہ جس کے خلاف پر اہل سنت کا اجماع ہو نیزونکی طرح مہلک ہے اگر انسان اسمیں خوض کرے اگرچہ شیطان اسکو آراستہ بناوے پس جب یہ مسئلہ اشاعرہ وماتریدیہ کے درمیان دائر ہے تو مذہب حق ہوا چنانچہ واضح مبین میں مذکور ہے کہ جان لے اے مخاطب پسندیدہ طریقہ وہی ہے جسپر اشعریہ یا ماتریدیہ ہوں کیونکہ وہی ہے جسکو راہبر طریقت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں اور جو اس سے منحرف ہو وہ بدعتی ہے پس کیا اچھا ہے وہ شخص جو طریقہ مذکورہ کا متبع ہو۔ مہر

خلاصہ تصادیق علماء مصر

و جامع ازہر

نقل تقریظ کی

جو بیان فرمائی فضلاء کاملین کے امام اور فقہاء عارفین کی پیشوا اور علماء متقین میں مستند اور حکماء متقین کے سردار اور اہل دنیا پر اللہ کی حجت اور مومنین پر سایہ خداوندی اسلام اور مسلمانوں پر نور اور رب العالمین کی حکمتوں کے مخزن حضرت شیخ سلیم البشری جامع ازہر شریف کے شیخ العلماء نے۔

میں اس باعظمت رسالہ پر مطلع ہوا پس میں نے اسکو صحیح عقیدوں پر مشتمل پایا اور یہی عقائد ہیں اہل السنۃ والجماعۃ کے البتہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کیوقت قیام کا انکار اور اسکے کرنیوالی پر مجوس یا روافض سی مشابہت دیکر تشنیع مناسب نہیں معلوم ہوتی کیونکہ بہت آئمہ نے قیام مذکور کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت وعظمت کی شان کے ارادہ سی مستحسن سمجھا ہی اور یہ ایسا فعل ہی جسکی ذات میں کوئی خرابی نہیں۔ (مہر)

لکھا اسکو محمد ابراہیم قایاتی نے ازہر میں۔ (مہر)

لکھا اسکو سلیمان عبد نے ازہر میں۔ (مہر)

خلاصہ تصادیق علماء دمشق الشام

نقل تقریظ کی

جو تحریر فرمائی فاضل تحریر علامہ کامل علماء شام کے آفتاب اور فضلاء احناف کی ماہتاب فقہاء محدثین کی مایہ فخر ادباء ومفسرین کی پشت وپناہ جامع فضائل آباء اجداد سی حضرت مولانا سید محمد ابوالخیر معروف بہ ابن عابدین خلف علامہ احمد بن عبد الغنی بن عمر عابدین حسینی

نقشبندی دمشقی اور وہ نواسہ ہیں علامہ ابن عابدین کے جو مصنف تھے فتاویٰ شامی کی رحمتہ اللہ علیہ۔

مولوی فاضل مکرم محترم نے یہ رسالہ مجھے دکھایا پس میں نے اسکو مشتمل پایا اس تحقیق پر جو قبول کرنیکے قابل ہی اور اسکے مؤلف نے حقتعالیٰ انکو محفوظ رکھے عجیب تحریر لکھی جو بلاشک اہل السنتہ والجماعۃ کا عقیدہ ہی اور جو دلالت کر رہا ہی مصنف کی وسعت معلومات پر۔ (مہر)

نقل تقریظ

جسکو تحریر فرمایا جلیل الشان فاضل سردار فضلار سند کملار امام عاقل محقق دقیق مدقق زمانہ یکتائے زماں برگزیدہ دوراں جناب شیخ مصطفے بن احمد شطی حنبلی نے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جس نے امت محمدیہ کو خاص فرمایا لاانتہا خصوصیتوں سے خصوصًا اس نعمت سے ان میں علمار و کملار اور فضلار ہیں اور ان کے دلونکو روشن فرمایا اپنی معرفت کے نور سے اور بنائے انمیں اولیار اور خاتم رسل علیہ وعلی سائر الانبیار الصلوۃ والسلام کے وارث اور امید کیجاتی ہی کہ انھیں خاصان خدا میں سے عالم فاضل فہیم عقیل کامل اس رسالہ کے مؤلف بھی ہیں جو چند شرعی مسئلوں اور شریف علمی بحثوں پر مشتمل ہے وہابی فرقہ کی تردید کیلئے علمار حنبلی مذہب کے موافق بعض مسائل میں اور یہ رد انشاءاللہ اپنی موقع پر ہے پس اللہ بہتر جزا دے ان مؤلف کو انکی سعی کی اور انپر احسان فرمائے اور ہمکو اور انکو ایسی اعمال کی توفیق بخشے جو ہمارے رب کو محبوب و پسندیدہ ہوں اور میں امیدوار ہوں مصنف سے غائبانہ دعا کا اپنی لئے اور اپنی اولاد اور مشائخ اور تمام مسلمانوں کیلئے اللہ ہمکو

اورانکو جمع فرمائے تقویٰ پر بجاہ خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ علی آلہ وصحبہ اجمعین آمین یارب العالمین۔

نقل تقریظ

جسکو لکھا بلند منقبتوں اور چمکتے مفاخروالے درست رائے روشن فہم والے جامع تحقیق وتدقیق حق اور تصدیق کی تعلیم دینے والے حضرت شیخ محمود رشید عطار نے سدا بخششہائے شاہنشاہ کی نعمتوں میں رہیں جو شاگرد رشید ہیں شیخ بدرالدین محدث شامی دامت برکاتہ کے میں مطلع ہوا اس تالیف جلیل پر پس پایا اسکو جامع ہر باریک و باعظمت مضمون کا جسمیں رد ہی بدعتی وہابیوں کے گروہ پر۔

مولف جیسے علماء کو حق تعالیٰ زیادہ کرے اور انکی مدد فرمائے عنایت ربانیہ سے کیوں نہو اس مضمون میں گفتگو کرنا اصول وفروع کے قابل توجہ مسائل ہیں اہم وضروری ہے پس اللہ جزا دے اسکے مؤلف کو جو عالم فاضل اور انسان کامل ہیں بہترین جزا جو عمل کنندہ کو اسکے عمل پر ملا کرتی ہے اور انکو شراب جنت سے سیراب کرے بار بار اور ہم امیدوار ہیں اُن سے دعاء حسن خاتمہ کے اور اُن اعمال کی توفیق کے جس میں نجات اخروی حاصل ہو۔

محمود بن رشید عطار

تحریر
رئیس الفضلاء الاعلام حضرت شیخ محمد بوشی حموی

میں کہتا ہوں کہ میں ان سوالات وجوابات پر مطلع ہوا جنکو تحریر فرمایا ہے زبردست عالم صاحب فضل اور سردار کامل یکتائے زمانہ اور یگانہ وقت پیشوا البحر مواج میرے شیخ اور میرے استاذ اور معتمد اور پشت وپناہ مولانا مولوی خلیل احمد صاحب نے

پس میں نے پایا انکو اسکے موافق جسپر باعظمت گروہ یعنی اہل السنۃ والجماعۃ ہیں اور اسکے مطابق جسپر ہمارے مشائخ اعلام اور سرداران عظام ہیں حقتعالی انکی ارواح کو رحمت و مغفرت کی بارش سے سیراب کرے پس اللہ جزا دے ان فاضل مؤلف کو سنت کی طرف سے بہتر جزا والسلام۔

تحریر امام افضل وھمام اکمل حضرت شیخ محمد سعید حموی

میں نے جب نظر ڈالی اس رسالہ میں تو اسکو پایا مطابق اپنے اعتقاد اور اپنے مشائخ کے اعتقاد کے۔

تقریر فاضل صاحب الکمال حضرت شیخ علی بن محمد الدلال

میں نے کوئی بات اس رسالہ میں ایسی نہیں پائی جو موافق نہو اہل السنۃ والجماعۃ کے عقیدہ میں ہمارے اعتقاد اور ہمارے مشائخ کے اعتقاد کے۔

تحریر امام ربانی حضرت شیخ محمد ادیب حورانی مدرس جامع مسجد سلطانہ حما ملک شام۔

میں ان کھلے جوابوں پر مطلع ہوا تو انکو موافق پایا اس طریقہ کے جس پر سنت اور دین والے ہیں اور مخالف پایا بد دین بدعتیوں کے عقیدہ کے۔

تحریر صاحب الفضل الباہر حضرۃ الشیخ عبد القادر

ہم مطلع ہوئے اس رسالہ پر جو مشتمل ہے چند سوالات وجوابات اور خاص عقیدوں اور زیارت سرور عالم کیلئے سفر کرنے پر پس ہمنے انکو پایا موافق عقائد اہل سنت والجماعت کے بالکل خالی از خلل ہے جسپر کسیطرح کسی قسم کا رد نہیں ہو سکتا۔

تحریر علامہ وحید حضرت شیخ محمد سعید مدظلہ

میں مطلع ہوا ان بزرگ جوابات پر پس میں نے انکو پایا مطابق اس اعتقاد برحق اور سچ قول کے جسپر علماء مسلمین و پیشوایان دین کا گروہ اعظم ہے اور یہ جوابات اس لائق ہیں کہ انکو پھیلا دیا جاوے تمام مسلمانوں میں اور سکھا دیا جائے سارے مومنین کو

تحریر الفصیح المنشاؤ الناظم المدرار حضرۃ الشیخ محمد سعید لطفی حنفی

میں مطلع ہوا ان فضیلت والے جوابوں پر پس انکو پایا حق کے مطابق اور ہر باطل شبہ سے خالی۔

تحریر الشیخ الاوحد ذو الفضل الممجد حضرت فارس بن محمد مدرس جامع مسجد حماشام

میں اس مبارک رسالہ پر مطلع ہوا جو چھبیس جوابوں پر مشتمل ہے اور جب میں نے ان عمدہ عبارتوں اور خوشگوار مضامین کو غور سے دیکھا تو انکو شریعت مطہرہ کے مطابق اور اپنے اگلے پچھلے مشائخ کے عقیدوں کے موافق پایا۔

تحریر قدوۃ الزہاد و العباد حضرۃ الشیخ مصطفی الحداد

میں اس رسالہ سے آگاہ ہوا جو ان چھبیس سوالات کو شامل ہے جنکے جوابات عالم فاضل شیخ خلیل احمد صاحب نے دئے ہیں پس میں نے پایا کہ شیخ ممدوح اُن مذکور جوابات میں صحیح طریق پر چلنے اور صریح حق کی موافقت کی اور اُسکی عبارت سے باطل کو رد کیا فقط۔

سید محبوب سید الاولین و الآخرین حضور فخر بنی آدم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات طیبات میں علماء ربانیین کی تصنیفات لطیفہ

نمبر شمار	نام کتاب	نمبر شمار	نام کتاب
۱	نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب	۱۳	تاریخ حبیب الٰہ۔
۲	ذکر رسول۔	۱۴	اوجز السیر۔
۳	السرور۔	۱۵	ختم نبوت درسہ جلد۔
۴	الحبور۔	۱۶	التنویر السراج فی قصۃ المعراج
۵	ثلج الصدور۔	۱۷	خصائل نبوی ؐ۔
۶	المورد الفرسخی فی المولد البرزخی	۱۸	شمائل النبیؐ۔
۷	زاد السعید فی الصلوٰۃ علی النبی	۱۹	سیرۃ الحبیب الشفیع۔
	الوحید نیل الشفا بنعل المصطفےٰ	۲۰	مدارج النبوۃ۔
۸	تحذیر الناس۔ ختم نبوت زمانی	۲۱	الطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم قصیدہ عربیہ مع ترجمہ
۹	اور رتبی میں بے نظیر تصنیف۔	۲۲	شمیم الطیب۔
۱۰	آبحیات۔ اسمیں حضور صلی اللہ	۲۳	لامیۃ المعجزات قصیدہ عربیہ مع ترجمہ
۱۱	علیہ وسلم کی حیات نبوی اور سرمدی کو	۲۴	مدارج النبوت فارسی۔
۱۲	عجیب دلائل سے ثابت کیا ہے۔	۲۵	سرور المحزون فارسی۔

آپ کو یہ کتب اور جملہ درسی غیر درسی کتابیں کتبخانہ اشاعت العلوم سے بکفایت مل سکتی ہیں

المشتہر

مولوی ظہور الحق مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ناظم کتبخانہ اشاعت العلوم سہارنپور

ISLAMIC STUDIES LIBRARY